

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل كتاب الاحكام من انوار الهدى



مجلس تفتيش و تكميل الاحكام

دستور العمل

INDIA TEST BOOK



81/298

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U8707

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہوں سپاؤں حیدر و انور قلعہ ہر شہادت کی روئے کج پیش کش سکھانل و زوالی وہ اچھ کی کہ ایسا ہی محمودی شہرہ نامہ ہی اس گلزار خلق کسی کی آوی نہ پیکار جان مسئلہ پندیں اس سے بخت شہان سب میں مہربان چہین میں صحت و کینا طوط جہاں چہین میں پو و مقام سدائی نور و فی اس ہی نور وہی نور و سب طرف جلوہ گر نہ کو میں و وہ شنگین حامل ہو کر کیے غور کچھ پاؤں میں میں کو شہان کہ عافیت زبان نیکی زبان وہ محمود بیک خدا و جان	سر لہج پر کہ ہر باقی سین نہیں کوئی تیر نہ ہکا شنگ رہ محمدین تیر سے غور جل سہو کا و ہر حق امان اگر کچھ وہی فکر و غور ہے اگر کچھ بیان کیا ہی او کیا ہے رہا کون اور کسی بابت ہی وہ سب میں اس سے کچھ ہے اوس سے کچھ کعبہ ہی سے کشت وہ مالک الملک و نیا وین اوس کی نظر و کچھ ہے نہیں اس سے خانی غور وہ خاتون حیرت و غور وہ و گل کی ہر و غور قلعہ کو زبان ہی لادی ہر اس عہد تیر کوئی غور دیا فضل و ارک سخی میں	جہاں کے عہد و کواول قلم ہر و غور سن بیک ریل احلا کہ ذات تیری غور و کچھ قلعہ کو اس سے غور و کچھ وہ ہر کرم ہی ہوا و خلق وہ عہد بیان ہر و کچھ اوس کی طرف سے ہر کشت یہ سب کی عالم ہی شہرہ کہ مشتاق میں کی ہر کچھ جہاں چہین میں کو مقام وہ تبگان کو اس سے کشت اوس کی ہر و کچھ وہ کچھ ہی ہر کچھ وہ سب کی ہر کچھ سجینہ کی بات کہنا میں زبان قلم کو عہد و کچھ کہ ہر کچھ کی ہر کچھ
--	---	---

میکو سچا ہمارے لئے کہانی اور ہرگز نہیں ہی کون انبی رسول کریم ہو کہ کون انبی اقب مرا علم میں اسکا ہر شکار کی حق فی نبیہ کا سوار بنایا محمد رسول خوب سچ اسکی سرکار کبار خدا و سکی سرکار ابدار یہ ہی رخ واد کے سدا منتہا وہ داس کے ستا نہیا فکون محکم اس گلزار سدا بہار دلائی کسی شخص اپنی چہان نہی سالی کل رحلہ دور سہون کیا پتو تیرا وٹھا وگر نہی چشم لہی کہان نہیں ہر شکار کوئی خبر ہوئی جو نبوت بنی پر تمام جہان فیض سدا و کبریا وہاں اس گلزار کا گل علی بن ابی طالب کا حق کے یو بھی چاہا کوئی پیر پہان بات کی سالی نہیں علی کا مدد و مدد و مدد سہی اور وہ ملک کو چھوٹا	وہی اور امام شیعہ ہیں کہا ہرگز اس کی بار خست حضرت رسالت علی علیہ السلام علی لدی کہنا و پسب کو شیعہ ہر حکم تقویم بار بنایا نبوت کا حقدار سدا کہنا ایسا محبوب اوست تجلی طور اسکی مشعل ذور دہ سدا دوسی دان ہزار کہ رنگ و دلی کا تسکایا منتہا کہ تہا کل وہ گل معجزہ کا بدن کہ ہزار گل قدرت حق کی بر کسی کا نہ نہو کیا و کیا اسکی اف مجھی خوب سوجھی کے شہر غور نہیں پر نہیا کہ گرسے دیا اوی سیدہ زین ہر سدا جہان	سہا گو اور نبوت علی علیہ السلام سدا کوئی نہ شیعہ ہی حضرت رسالت علی علیہ السلام میزان لہی اوست کی شمع اوستہ کہ سدا سدا سدا کہ کیا نبوت ہوئی حق را اوست تمام کرون اسکی تیرہ گایا بیہان خلیل اسکی گلزار کا باغبان عجاز کے داندہ حکیم شیعہ بین نہو نیکی سدا کا یہ تمام سبب جنا سدا اسکا لطیف ہر قدر خوش آواز سادہ کو ہر ناچار وہ ہر ناخن گیر کیا فرشتہ جہاں تک تہا کے اہل نظر سیاہی کی تہا کا ہر شیعہ سبب نظر سے جو غایب ہر سدا بار	حضرت امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی دین و دنیا کا سدا رہی علی راز دار خد و دین علی ولی امیر جم رسول خدانفس و غیرش خواندہ است ہی اور علی ہر وقت بہم ہی اور علی فاطمہ و حسن علی سوا کا تہا مہدی دین
--	--	--	---

<p>اسی طرح کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>	<p>کہا کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>	<p>کہا کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>
<p>اسی طرح کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>	<p>کہا کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>	<p>کہا کہ ہر ایک کے گھر پہلے ایک کمرہ کا بنوے سلام و تہنیت جو ان کے صاحبزادے خدا شہزادہ حسن و سلاطین الہی بن رسول امین حسن و سلاطین رسول جو پیشہ پیر و پادشاہ ساری اہل کونستانتینوپول سب کے سر پر رکھو جو سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و سچا و سادہ و پاک و</p>

ہوئی تھو جو سال تیر سال
دوریر الملک نے تدبیر کر
بیجا پاک خلعت سے ڈھب ہے
سیرینہ ہوا زری جان پوری
خیر کنی ہی بیجا ملک تو بنی
فتح کیا کس کی ہر وی کمری
ساک کا ماروس کا جہان کا ہر

لڑائی سے پہلے علی ایسیال
 خدا کی دعا راہ میں مال ہنر
 کی لاکھ لاکھ کیلینہ جی سے
 بیکہین سرور سی مسوری
 کہ کہ ایک یہاں ہو گیا غے
 تو کھستے جاوے میں ہوئی سی
 غلاموں سمیت اس طرف نواو

عزیر کا دم سے لے کر
 محمد کے لئے دعا کی
 یہ نقش پڑی ملک دین محمد
 ہر ذات پر جس کی کرام
 کبیر داخل آؤ ردی جو گدا
 سبدا و سکا مثل جو ایک دم
 حوالہ سے پڑھا ہے

دل کا جو راز مجھے
 کہہ دوں گا اس کی انہوں نے
 یہ بات کہو کہ دیکھو یہاں
 لکھتے ہیں کہ شہر کی ام
 جگہ کی کہ نہروں سے
 انہوں نے یہاں سے
 تہاں کہہ دیا کہ کمال ذرا

سان شجاعت کا

لکھوں گئے خجاعت کا اس کی کیا
 غصے سے روایت اپنا جس پر
 چلے تھے گراؤ کی روڑا
 وہیں اپنی اگر رو کیوں
 ہوئی تھم تھم او کی تھج اصل
 غصے سے صحت کا کیا کرو
 مہانتا کہیں جاکر وکیل
 سخن کی ہنسی سے پوشیدہ
 سدا سپر او تماشے پہ دلی
 کہلی ہر صبر جو صبر صبر
 سنجاعت کا سہت یہ کام
 نہ تھو پہاں جو خرد و زنگ
 شانی جہاں سلی خچر جاہ
 لکھنا پادشہین می جہاں
 چند و کمال اسطرت پر کا
 خلیو کی شکستہ گینت لے پے
 کھڑا کھڑا ہون ہر جو ہو
 سورہ تو امانت میں گنستہ

اہل کابل پھر دستہ اسکی کہانی
 نقلی دشمن جو میدان کشتا
 کہ میر کی لڑائی اسکو دی اہل
 نقل آں بیکر پٹی و ہوا گل
 شہر سبیت ہی اسکی ڈوسے
 سرک فری میں اسکو خوشحال
 غامض میں اسکی احوال
 کشادہ ملی اور خوشی متصل
 پیر تاب کو دام الفت میں
 درہا سر میں کہ بادام ہے
 یہ بھارتی غنیمت شیر و گل
 جو میدان کی شام چاہ
 کہ تاب پر گئی تھی اس کی
 پزند و کور تھی ہی اسکی ہوا
 کہ باہری ہی جو لڑائی چلے
 کہ جی کوئی تلخہ بدید کہ پڑ
 غنیمت میں جسکے سبب میں

سحاحت سما
 اگر چہ کہیند اوس کا منور
 اگر کیمیائی سے کوئی عدد
 نہو کو مگر تیغ بری مخضب
 لگا دے اگر وہ پاک بابر
 اور اس پر ہی حکم عیا
 سفنک سخن سخن شیرین زبان
 سید پاک فن میں سرشتیں
 ستارہ کو کیر نگار و شکار
 روضہ دل آہوان شوشہ
 نہوتا اگر او کو چشم شکار
 البیہان پادشاہ اسات
 کہنا اسید بری احمد ضیاء
 سحر و جادو میں دریا میں
 بلبل و نکل سبک جیانی
 حیرت کو کیمین کی آویز خیال
 اطاعت و حلقہ سی ہا چرخ
 اگر چہ کہیند اوس کا منور

نام هر سر ستم دارستان
 طیاران چو پرواز گنبد و
 ملایری از رخسار منگوبه
 که پیش کی نشد و چو پیکر
 گز چو پیکر بی بی بنی ناز
 که هر خلق کا جیسے دیارها
 در چرخان و در سینه زمان
 لکلی نیایان زیارت مین
 شهر شاد و محاسن پیشمار
 نصیر اکرم چو دست
 و ناز و نغمه چو شاد و ناز
 که چو نغمه انسانی جان
 لیاقت زیارتی انجیل
 خوشی و کوی و کوی و کوی
 که این ملک و هاری کوی
 نغمه کوی و کوی و کوی
 یک کی و کوی و کوی
 و کوی و کوی و کوی

[illegible]

ملک کما سید الدین علیہ السلام
 عجب شہر تہا و عجیب بادشاہ
 مکان محفل اسکا نہ درم
 کہ رستہ غمخیزین کج نہ درم
 نہ کہ تاجاں تاجاں ایسی کہ کاچوچاں
 جو بچہ کجا احوال تہا سکا
 نہ پیدا ہوا و نہ تخت تاج
 حوالی کو نہ زنگانی گد گشت
 کہ از فکر و نیاز وین حافل
 نصیر فی صفا و در غم خیال ہا تر
 فقیر بین سناج کروار سگوست
 کہ اس شخص سوی بہتاری نجات
 کرد و نمہ اوقات ایسی تلک
 نصیب نہ کو اپنے دروا یکہ لا
 کہ نہ ہا پر شیرو کو شہر و کیم
 عرض یاد تہا جنکو افسان
 و مادی کہ ہون ششہ بیدار گشت
 برای سوال ایو کا لکھو جو بہ
 لکھو کچھ زاسیچہ بیفاس
 نمی کل سول گیا انوکا کل
 بہت جتن لکھو کی مہر لین
 رہا نہ دینی زندی تہر یام
 مہی ہی کی ہی پانی کتاب
 خوشی کا کوئی نہیں آسودہ
 لکھو لکھو لکھو لکھو لکھو

سدا میں منت سدا گدگد
 بود کیا کسی کوئی دامن فقیر
 منہ لایا دلاؤ تو سب صحبت او سے
 لکھی حاکم و ملک متنازع
 دلوں کا عجب کی بی بی پر
 کہ نہیں کیا دنگا بل وصال
 حواری تو میری گئی سگدر
 بہت ملک پر جان پاکیا
 وزیروں کی عرض میں تکیہ
 کہ سلطنت کی اعمال تنگ
 عبادت اس گشت کو آید
 گر مان یہ اولاد کا جو غم
 تیرا وہی پاس کی گفتگو
 تسلی تو ہی شاہ کو اس خط
 شہزادہ نصرت شوق شکار
 بولا کہ نہیں شہ کی لیکے
 کیا نا عہدہ کندر سلام
 نصیب غنیمت کہ دو سر کہیں
 دوسری عمو اگر افرصہ ہاتھ
 جی جیسے حال کو عرض کی
 بیاض اپنی پہلچ اس میں
 زنجیر کی شکل میں جنج
 خوش دن کے پید نظر
 نظر کی جو تپش بر
 خبر تراشا کا کہہ کہ

[illegible]

کہہ گئی کی کہ نہیں دیا
 میدان کی ہوگی قصہ
 حضور ہی جا بھی ہو پس
 بہر حال تو ہکا دو کیا کہیں
 نہ کجی بیاہ برس شک سے
 کہا جانکی سب طرح خیر ہے
 کیا یہ کھتا ہو پتی بلیا
 کہا شہزادہ سپہ سالار اعتبار
 خلیفہ نہیں اور نہ تھا اقتدار

سپہ سالار مالک تیرے ہو گا
 کہہ آیا یہ باب باخوان اعتبار
 کہ دئی ہو میں نامی ہو پتی خبر
 خطر ہی اسی باد میں سپہ سالار
 رہی زمینیں یہ یہ چاروہ
 مگر شہت خورشید کی کج سیر
 خزانہ ہوا کیسے کی سبب
 جو جاسی کہ کی میر میر درکار
 لگا لگئی اسی حق میں مراد
 لگا لگا لگا لگا آخر صانع
 صاحب کہہ نہ کیا جو اثر
 اویسی الدین یہ تھا فاشا ستو
 ہو کر دینے دئی تری نہ حسب

نہ کہہ کہ خوشی تو نہیں جان
 کہ لائی ہوا یہ جو پتی شہری
 کہہ میں اس کی مدد ہی ملو کہ
 بلند ہی ہو خطروں کی اس کو تمام
 کہہ چکا خطروں تو اور نہ کو نہیں
 کہ لائی ہوگی مشوق ہو نہ سزا
 کہہ دینا میں اس میں خدائی ختم
 کہہ مجھ وہاں میں یہ نہ ہوئے
 لگا اپنی دین کہنے دیا

کہنے میں جو خوشی کے نہیں
 نصیب تو کی لگتی یاد رہی
 لیکن قدرت ہی کی یاد رہی
 نہ لائی ہو خوشی دانی نام
 کہہ سنکی یہ شہزادہ کی نہیں
 کوئی اور سپہ سالار ہو نہ پری
 بہر حال میں خدہ کواد کچا لہر
 بہر حال میں خدہ کواد کچا لہر
 خدایہ لگا کہ نہ وہ التبا
 لگا لگا لگا لگا تو پایا چراغ
 ہوئی گشت امید کی بار بار
 رہا محل ایک روز حکم شاہ کو
 سب کو دئی ہو وہ خوشی سا



خوشی و بلا و محبوسان و شکر	کردی ازین جهان بیدار	کردن ازین نیست کو مشرور	سبب یکا آخری و
ای روز منجیب و بوسه گذر	سها اگر شکر کو تولد سپر	محباب حب حسن پیدا هوا	عسی مهر و جد و یکیت شیدا هوا
ازین زمین چو بیاور کتاب	اودی دیگر تیب با بر اسباب	ازین زمین چو بیاور کتاب	ازین زمین چو بیاور کتاب

<p> خز مسون غواجر بر دل کج سکندر ز نوادر دار شمر یشتی ہی مژده بجا جانار رو گانه عرض شکو کار دار کہا جاوہر کچھ کہ در کار ہو کہ زوت خوشی کی بجائے غم بنا تھا عمر نقار خانیک دیا چکر سلیکم سے ملا بجے شادیا جو والی گھر ہی سردار پر وہ سچ مولا مکھو روہن نویت کی شادی سے ہی پہنچے جو خوشی کی آوا محل ہی لگا تار دیوان عام ملی شاہ از شانہ تارون خو صونکو خورہ کو جو روئی کیا بہار اور گنہ گار ہیان کے سارے سوار لگے بچے قانون میں بیاب کہا جو کو سارنگیوں کو بنا شادو کی پرست بنا کردت خوشی کی زبیں ہر طرف تویا وہ با چکے ہرست کا میں کہی دلو با دوسرے دلوانا کسی کے چکے ہوئی زورین وہ گری ہی چکر کی چون </p>	<p> کئی نذرین گورانیان کہا فلک حیرت اور خطار در شمر کھلا کہ بیکہ گری سب نیاز تہیہ کیا شاہ نے جشن کا کہوٹا ملان سے تیار ہو نہی شکر بیتاد ہوئے غلام مہیا کرا سب عین طرب لگے پہلے ہر دلو صلا ہوئی گریوں کو خلعت کہی خوشی کی سچا گل پہو لگے نکھوٹی وارڈ کوستی تی سن نہ کر لگتا لہو نکو بجا عجب حکاک ہر ڈر نام نشا نیک اور نراندہ کو گارون بیاد ہی تہی اور کو ہر کوئی مہی آہر سبار کی جہم خوشی کے اور آواز کے بہار طوف جو خوشی کا خوشی ہی ہر اک اور سر مل بجا لگو رہی چلا اک چیت لگتا ہے اس پہل نسا پھر کناہ تہی کا ہر ان میں نظر کی کئی کینا بیان کسی وہ کچھ تہی کی پس جس ویکر دلو ہر اضطراب </p>	<p> سبارک تہی ای شکر بخت ہی ویکی افکر ہر گین تہی فصل کئی نہیں گنیا وہ نذرین جو صونکو خورہ نقصیہ کو لہو کہ یہ کہہ یا بہر مرن جو ہو چا تو نقاری عرض اور بیانات ہر رسا کہا ریشہ ہم سے بہر شگون سہم ملنے بیٹے ہر شہا ناز لگی لہو اور بچہ خوشی ہی تہی اور تہی شادی دوم نہی سو حال کو خوشی ہوئی چلا کی نذرین یا ہر دوزیر اسی دلو جاگیر شکر کو زر خوشی میں کیا بیان تک نہور لگا کچھ جو نہ پرستہ نام جہا تک تہی کا یک تنگ لگی ہتا پہلو کی مروت کی لگا موہنار و پرستہ جنگ لگی تلوئی آسمان پر گنگ کنار یکے چوٹے چکے ہوئی وہ گنگنا وہ ہرنا آواز کی سار وہ ہند کی اپنی جہب سکارا وہ دانتو کی سی وہ گنگ تہی چکے گلور کا صفا کی سبب </p>	<p> کہہ ہر اہل وارث کی بخت غلانی کی گری کا جانین تہی بختی اوس اسید دار وہ نذرین صحت در کا انعام کہا خاویز ہی حکم جا لگا چکر ہر دلو اور نری شادی ہی نقار دلو نیک کہ وہ نذرین ہی شکر کو بنامستی ہی لگا اوچ لگا کچھ اور سگر ہی لگے ہر دلو کی کچھ میں کہ لگا کہ ہوئی نویت کی لگی کچھ زر سکر تو ہی وہ نذرین دلو مل دگر جس ایک دنیا تہی سار کہا تک میں ہی نکار دلو لگے گنے اور ناسے کیا صد اور چوٹ ہوئی جنگ کی للا سونہر دلو ان تک اوٹا گنہ گار صلا کو وہ پانڈو کو دلو ہر چکے ہو دکھنا وہ کچھ کچھ تہی پاتہ کہی اپنی کیا کر لینا چہا شفق دیر جان ہی شام وہ گری دلو ہی شام </p>
--	---	--	---

لیسوی کی سنگین سیریلو ادر
 سرالکلی بن نگار علی
 کوئی تو میرا کس ہی ملک چن
 غرض چلن لکلیسنا اور چن
 کہیں سیریلو گنگا سرط
 جو لکلیس گلی مران اهل
 سیریلو لکلیس لکلیس
 طری اری اری بن ملال
 وہ کل سیریلو سیریلو
 طری اری اری لکلیس
 لکلیس لکلیس لکلیس

کسی چوری چوکی کرنا علم
 کو دل سمجھنا ان کی جان
 کوئی عاشق کو دلو کوئی
 نئی طرح سی مانگو یا خبر
 کہیں نل لوبا یہ نقش کل
 بجا شود جا کجای یا بکار
 دانا پر صفت عشق و دیم
 عمل میں لکھنؤ نہ نہال
 بیابا کیا دندہ اوس باد کا
 مہر کی ملک دلی خوشی کی رنگ

دین کر کن کسی شہنشاہی اوٹ
 ہوئی نہ بین شیبہ کے سارے
 کوئی دھرمین بچا کر پران
 کہی ہاں شہر کر کے قتل عام
 کہیں ہندو اور کویوں کا سامان
 حملہ جیجہ کیا تو اک اندام
 بیٹھ نکھڑا حوض حوض کی بات
 سبک ہو گیا سال اسکی ہوا
 سوئی تھی جو کہ پہاڑ کی پہاڑ
 وہ گان باز لسی اچھی سجا جلا

کہیں ہر ایک کی جاہل لوٹ پوٹ
 ہر جگہ کچھ کی سہ پرست
 کوئی نہ تہذیب خدا یا انسان
 کہیں نہ تہذیب دین کی کوئی
 کہیں نہ تہذیب دین کی کوئی
 سبک دہشت کی تہذیب
 کہ دنیا اور اس تہذیب
 دل بھگان کی گرہ کھل گئی
 اور ہر سو ہر جاہل ہر جاہل
 دنیا کی ہر گھر گھر کی
 کی ہر گھر گھر کی ہر گھر گھر

دانشان بخاری میں بیع کے

ملی اعدائی بلایا سنا
 عمار کی غمی دھوئی غنار
 کوئی دھوکہ دیدہ انکا دھوا
 صدق کا غما غما تہا انکا دھوا
 دلی بھڑک ایدہ بھڑکا
 بیدار ہو اس دین بیدار
 زون بہت ہی اعلیٰ راہی
 غمی سنگہ سر جو پکی نہر
 کھیر کی کھیریت و اسب
 زمرہ نامند سب کی کارنگ
 چین کھلوان گھسین
 کھڑی شاخ خوشبو کی خوشنشان
 کھین چھری گھنڈ کھین
 کھڑی سر کھڑی کھڑی

کہیں کہیں گویا کہ دل جلا
 کو جو میں پہنچے کہ زبان
 گوئی نہ پہنچے پہنچا ہوا
 تاکہ کو وہاں گدڑا محال
 کہ یہاں اظہار میں
 ہر شے میں شام
 نہاں ہے جسے خاک چھپ
 گئی چاروں کی پانی کی لہر
 لگا کر تیرا دل کی سرست
 روشن چاہے لگا ہے تنگ
 کہیں کہیں گویا کہیں
 دل زبان کی مار تیرا زبان
 سنا کہیں کہیں کہیں
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

ایک نثر از ترتیب اک حاضر
 حقیقہ سب سے بندہ ہی نگار
 توحید کی ڈوریان اس سر
 سنہری نغمہ چتر مہار
 چو کاغذ نثر ایک شہر
 چھوٹے حوض کا لالہ زین
 غزل کا کروان کی لیلیں
 قہر سے گردا گردی سر
 سہاوی سپاسی گل اہلو
 روش کی صفائی پیر اختیار
 چنبلی کی لہریں کہیں نہ تیا
 کہیں جوان کی کھیل لہر
 عجیبائی کی گلیں کی بہار
 کہیں نثر سیر کی بہن نثر

ہوا رشک سے جھک لاکہ کو دروغ
 و دروغ کی گہری دوستی تھا
 کہ مر کا بندہ صاحبین بالظہر
 وہ دیوار اور وہی گھگھلایان
 پتہ پتہ کے گیتا ہوس
 جھکتا تھا اس طرح کہ میں
 کہہ مندیں اکابر اپنے ہمتیوں
 کہ ایک دم اس سے بے ہوشی
 حسین کشا اب اور وہی
 کل اشرفی نے کیا رتزار
 کہیں راکشیل اکھین گرا
 جہاں ہی سویم جھکی ہوا
 نہ کی گل نصیب ہوتا اب
 عرونگ بر حشر الی حسین

چو سے آجی سطر کے بھی
دو چوک کے گزنا خیابان پر
کین خم پاشی کرین گن و کر
لجی بہ آئینہ دیکھتہ
پڑی ہر قاز اور قری
عین نقش گل سے دیکھا
وہ کیوں اور طبع کی جان
دخوت کے کوئی انہر ورت
روم بیان اور علم خان
تکلیف پہنی ہرین طلیس
رنگیلی کوئی اس کو کیا
کوئی سیدی اور سیر کوئی
کھیر لہجی چو ستر کوئی
سائی پہ کوئی اپنے کڑی
اداس کوئی کٹی تپے
کوئی اپنی طوطی کا خوش
کوئی عاصی اپنی گدھے
سہا لاکھ نسو وہ بالہ سان
پلا جوہ ان لو غم نہ کر سار
معلم تاملین شہی اویس
دیا تہار سب حق دین سار
خبر و حکمت کے صفوں سے
کے علم و کج جان حرف خیر
ہوا جبکہ خط و خیرین خیر
عروس انصوا اولٹ و قلع

کرین فرمان سرور پر گچ
نئے کا سا اگلاستان پر
پیر و جادو کی ہین کہد کر
اکو نا کھر سے سر و کا جد و جد
لو سارہ سر غامو کی پر سے
ہوا کی سبب بن چکا ہوا
اگلی جا لکھ لکھتے ہو بکا ان
کر لکھ طلیان لکھتے سرت
پہرین سطر و سطر و کھ
پہرین سطر و سطر و کھ
کوئی جب لکھ لکھتے ہو بکا
کوئی دل لکھ لکھتے ہو بکا
ارسی صلی لکھ لکھتے ہو بکا
کھین لکھ لکھتے ہو بکا
دوم دینی کوئی سہرہ ہے
کوئی اپنی بیبا ہے لکھتے
او اس کھین لکھتے ہو بکا
اوی باغین تہا وہ سواران
پیر اور اور کی شہت کو سار
سراک نیک اور تہا پشی خیر
اگلی سالیہ علم سچہ چکا
غرض جو خط و خیر کا ان سے
اسی غم و غم کی او سے
پڑا کر لکھ سار سے وقت
سختی لکھ لکھتے ہو بکا

کھو کھالک لب سہرہ پر
لوہا دین سلیکے بالین
کھو شل و شل و شل و شل
خریاں ان سبب سے چل پڑ
صد اور قری کی لکھتے ہو بکا
صبا جو لکھ لکھتے ہو بکا
نوشی ہو گد و سہرہ طلیس
سار قریاں لکھ لکھتے ہو بکا
خرو صر و اور سہرہ طلیس
کھین ان سہرہ طلیس
کوئی کھین اور کوئی کھاب
اوہ اور اور سہرہ طلیس
کھین کھین اور کھین لکھ
کھین لکھ لکھتے ہو بکا
کوئی حوص میں لکھتے ہو بکا
کھین کوئی لکھتے ہو بکا
مقار لکھ لکھتے ہو بکا
غرض لکھ لکھتے ہو بکا
سہرہ لکھ لکھتے ہو بکا
کیا قاصد سہرہ کلام
سالی دین سلیکے بالین
لکھتے ہو بکا
عطار کوئی لکھتے ہو بکا
لیا با تہب غامہ شکبار
کھین لکھ لکھتے ہو بکا

کھو کھالک لب سہرہ پر
لوہا دین سلیکے بالین
کھو شل و شل و شل و شل
خریاں ان سبب سے چل پڑ
صد اور قری کی لکھتے ہو بکا
صبا جو لکھ لکھتے ہو بکا
نوشی ہو گد و سہرہ طلیس
سار قریاں لکھ لکھتے ہو بکا
خرو صر و اور سہرہ طلیس
کھین ان سہرہ طلیس
کوئی کھین اور کوئی کھاب
اوہ اور اور سہرہ طلیس
کھین کھین اور کھین لکھ
کھین لکھ لکھتے ہو بکا
کوئی حوص میں لکھتے ہو بکا
کھین کوئی لکھتے ہو بکا
مقار لکھ لکھتے ہو بکا
غرض لکھ لکھتے ہو بکا
سہرہ لکھ لکھتے ہو بکا
کیا قاصد سہرہ کلام
سالی دین سلیکے بالین
لکھتے ہو بکا
عطار کوئی لکھتے ہو بکا
لیا با تہب غامہ شکبار
کھین لکھ لکھتے ہو بکا



<p>بر تے میں بکلی کی صلیک کو تو پڑی جیسی ترسین لوس چلا آتے ہیں عکس ناہنیر لیکو کوئی خورج اوس شب مراد بے نوا کاں اتیر لیا کہیں ہاؤ کو بے اختیار ہو جیسی قمران کی لڑی مبارک بچو رند کی خوشی اور ہا کہیں کی آہستہ دیا جملہ حسرت نہ پنا عدد ایک ہو ایک پنا کہیں کہیں آرام جان کا چین شادان ہوا سرور نہ خستہ</p>	<p>رہ دست لباس لیکر دمان سنا دی پین تہی بکلی کوک ہوا نظر و اب دیون چشموس کیا جو عین جیش نے نظر نمی سوتا بارو لکا حال عجیب زمین بہتا اک مروجہ نور خیر منسا کہل کلا دھل گلو بہار منسا اس را کہ سب مشن پچ کہ تیری شمشیر کی خوشی کیا نسل جیاب لطافت کے ساتھ عرض شانہ اور لیکو دھلا کہو کی کلان کلن اور نورتن وہ موتی کی مال الصب زین عرض ہو کی طرح آراستہ کے کھان گوہر کی دیر تیار</p>	<p>پستلہ یاد ہوئے طگیان ہو اوٹہ ہا آتے وہ چین نظر آتے جیسے وہ گلبرگ تر طیکے لگا اوس اندر چین کو تو کہ ساون کی شام دھجر کہ جیون رنگی جاوے جیت لیتا کیا خا دھن کی جو آہنگ پا آتہ لگتی کا چین پر ہوا کہا خوش کی نہ کو پر در گور چکنا چری بہر فلک کہ سہیل کہہ بی ای لکھ ہی بہر طرح جو اہر کا دریا بنایا اوسے منور شکل رخ آفتاب کہ اک کہ عدد اوس کا شہا کو ہلا منور گہری صدم ہوا وہ سوار</p>	<p>لگ لگی اوس گلبرگ کا چین لہون پر چو بانی پڑا سر بسر لگا تر خاں جراحی تر حسن وہ گور دین اور وہ بال کتر کہو ان کی چل کی کیا خوشی رنر کی لی بات میں تنگ پا عین عالم میں زمین پر ہوا دعا بکلی دینی بے اختیار نہاد کی گہی تیری خاطر سہل نہاد چو کا کلا وہ گل طرح جو اہر سر سر نہایا اوسے مرصع کا سر پر جیویں آج آب جو اہر کن چپ نہا عہد</p>
---	--	---	--

[illegible]

<p> ہوا اور کوئی چہا شہنشاہ وہ بہرہ لگی خوشی و شہنشاہ عرض سیکوہان لہو استیا سہو کا سادیکہ جو کابینہ جو دیکھا تو عالم ہے بہان اگر جوئی ہی نہادہ ہوس صحبت کی آئی ہو دلین ہوا شہنشاہین یونین ہوس عرض لکھی ان کی آئین </p>	<p> لکھائی ہوس لہو لکھ جو ان کی شہنشاہ و شہنشاہ فقہ جہان ایک شہنشاہ جہا انش عشق سے اوکاش سنو میرا زمین آسمان دیکھ لکھی لکھ لکھ لکھ رہاں ہی ہو لکھ لکھ لکھ چلو شہنشاہین ہوس اور لکھ لکھ لکھ لکھ </p>	<p> وہ لکھ لکھ لکھ لکھ شہنشاہ کے چوکی کوئی بار فقہ لکھ لکھ لکھ لکھ سہو لکھ لکھ لکھ لکھ دو چکر کوئی شہنشاہ سہو عشق ہی ہو شہنشاہ ہوا جہنم سے شہنشاہ جہا شہنشاہ لکھ لکھ کبھی شہنشاہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ </p>	<p> عشق لکھ لکھ لکھ لکھ سہو جہنم سے لکھ لکھ ہوس شہنشاہ لکھ لکھ وہ شہنشاہ لکھ لکھ وہاں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ سہو شہنشاہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ </p>
--	---	--	--

داستان حالت تباہ کرنی مان باب کی



<p> شہنشاہی ہوس شہنشاہ کوئی چہا شہنشاہ شہنشاہی ہوس شہنشاہ کوئی چہا شہنشاہ </p>	<p> کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ </p>	<p> کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ </p>	<p> کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ کہ چہا شہنشاہ </p>
---	---	---	---

<p> یہی کوئی لکھی درخت نہیں آئی کچھ انکو کے سوا کچھ پر دیوان نہیں لکھی کہا شہزاد کا مہر و دستا یہی ہی جگہ وہاں ہے گیا عجب کچھ غم نہ ہو پایا ہے ایسا کہ نہ تو کیسی ہوئی عجب حال کی شے ہے سبب اوتھا ہر طرف شہر میں گلہ کیا سبک دہ سرداروں سے صدا اب جو کوئی اونہو کی نزار شے بلبل کی جہت گیا اوترا انور کس کے نگہوں کا سب </p>	<p> سستی لہا لہو ہوا چلا پ اگر کبھی لہو چھال آتے ہو کلی کی طرح سے کس نہ لکھی غریب و بدبخت وہ یہ نہ گیا کہا آپ کیا تو مان سے گیا عرض جان کر تو کیا دیا ہے تو کی میں ساری اوی ہوئی قبضہ کا دل چاہتا ہی رشت کہ غائب ہوا جس جہت وہ گل نظر ہوں آنے لگے وار غم تو کو کسی اور کی جگہ تک پہنچے گلوں کا جگہ رو رہا ہے گیا ہوئی ناں منہل کے نام سب دیا خاک میں نہ پہنچے نہ لگا جا پیری سارے سارے پوش ہو سو نہ کو نہ کوہ گئی ڈھل گیا وہن ستاروں کے گرہ پر گئے کوئی دلیں روئی کوئی ٹاٹا ہوا لگے بولنے اون شہر و دیار ہوئی سب جوان جہت ہو گیا جگہ برگ گل کی طرح جھڑپا کہ ہوئی یہ ایسی کی حالت تباہ نصیب تو شاید سے وہ تباہ عرض اس کی تڑپ کہ کیا ہو رہے بہر نوسا منہ لگے کدیر گر </p>	<p> سستی ہی اہول ہوئی منہ شے انصاف سب پر خبر ہوا گدہ ہوتے ہی ہوئے ہوم گنہگار کو نہ کہ کس نام پر سری ہو جوان کی جہت ہو کر دیں قیاس کس کی جہت ہو شاید ہی جو سطر سے لکھی سوئی کیا جہت یہاں تک غم و درد دل جو سب کا بہر اکڑا گئے سردار لپٹا پہل ہوئے خوش حال زرد و سار تہم گیا حزن غم ہو ہوں سج کر اوڑنے لگے کدیر گر ہو ہا غم و دل غم میں کدیر لگے تہہ جو پتہ نہ دیکھی سا اد چلے تہہ خوار ہوئے ہو گیا ہو حال شہزاد کا یا تنگ تباہ دیکھو نہ کا عالم وہ فرور سے سہارا ہو ہا ہا ہا ہا ہا ہا لگوئی طرح ہا ہا ہا ہا ہا غریب نہ گل نہ گشتان رہا کہا کوہ ہا ہا گورا نہیں خدا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا نہیں کیا صورت کی کوہ ہا لگایا بہت باپ نال اور </p>	<p> یہی کوئی لکھی درخت نہیں آئی کچھ انکو کے سوا کچھ پر دیوان نہیں لکھی کہا شہزاد کا مہر و دستا یہی ہی جگہ وہاں ہے گیا عجب کچھ غم نہ ہو پایا ہے ایسا کہ نہ تو کیسی ہوئی عجب حال کی شے ہے سبب اوتھا ہر طرف شہر میں گلہ کیا سبک دہ سرداروں سے صدا اب جو کوئی اونہو کی نزار شے بلبل کی جہت گیا اوترا انور کس کے نگہوں کا سب لگی آگ لالہ کے دل کو تمام اگر محسوس ہو رہا ہو دہر نہ ہو نہ رہی جا بجا تو ہر جگہ ایک ہی جہت لگے کہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا جہاں ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا منقش جہاں تہہ دیکھیں خدا کا علم دیکھیں اگر دیز روئے دیکھا ہوا لالہ شاہ نہیں جہاں تہہ دیکھیں خدا کی خدائی تو معجز ہے یکہ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا </p>
--	---	---	---



<p>کروں یہ پستانیں تجھ کہ جسے گلہ نسیم پڑا نہ داغ تیان کس کو تیرے بان کس پر کہ نہ دیکھا جیون عطران پر جہاں چلے جا کر کہہ دین اوس میں جس میں ہو سہیل خزانہ میں جس میں ہو دور دیکھ کر گھر کو رہی شمع داغ کہیں چاچا کی اوکھیں تال کی تو جیون خزانہ رکھ لیں اوس کو دیکھ اوس میں گرین سہیل بیک گھر آدیا پتانی وہاں شہ پری کی لو اگا گھر یار میں آیا کہاں کہ پڑا جیون ہی اک شمع دیا اوس ہی نے نہیں سہرا لائی کی ہو جیکو قصاوت تراغم ہو دھن پیدا کیا</p>	<p>نیا کی کہیں چاچا میں گلگی بو وہاں کہ تیار کیا اوکھیاں طلسمات کی ساری دیوار پر گری چھپک وہاں میں لطافت سے ہر وہ چہرہ چھپکے پستان زندہ کی ساری جو اسے نگار جو اس کے ذریعہ خوش طور پر لگی ہر طرف کہیں شمع جبریل صدا آپ سے آپ پال کی رگنہ کر دیکھ اکیسار طلسمات کی پڑا اوکھیاں سہیل بیک مرصع نگار تقار الہی رکھ لیں گلگی جو اچھے کا خوب دیکھا جو ان سہیل بیک مرصع نگار سہیل بیک مرصع نگار پڑا اوس ہی نے نہیں سہرا لائی کی ہو جیکو قصاوت تراغم ہو دھن پیدا کیا</p>	<p>وہاں خضر ہوتی ساقیا اوکھیاں تیار کیا اوکھیاں طلسمات کی ساری دیوار پر گری چھپک وہاں میں لطافت سے ہر وہ چہرہ چھپکے پستان زندہ کی ساری جو اسے نگار جو اس کے ذریعہ خوش طور پر لگی ہر طرف کہیں شمع جبریل صدا آپ سے آپ پال کی رگنہ کر دیکھ اکیسار طلسمات کی پڑا اوکھیاں سہیل بیک مرصع نگار تقار الہی رکھ لیں گلگی جو اچھے کا خوب دیکھا جو ان سہیل بیک مرصع نگار سہیل بیک مرصع نگار پڑا اوس ہی نے نہیں سہرا لائی کی ہو جیکو قصاوت تراغم ہو دھن پیدا کیا</p>	<p>بجے دیکھی کچھ اوکھیاں اوس میں جس میں ہو دور تیان کس کو تیرے بان کس پر کہ نہ دیکھا جیون عطران پر جہاں چلے جا کر کہہ دین اوس میں جس میں ہو سہیل خزانہ میں جس میں ہو دور دیکھ کر گھر کو رہی شمع داغ کہیں چاچا کی اوکھیں تال کی تو جیون خزانہ رکھ لیں اوس کو دیکھ اوس میں گرین سہیل بیک گھر آدیا پتانی وہاں شہ پری کی لو اگا گھر یار میں آیا کہاں کہ پڑا جیون ہی اک شمع دیا اوس ہی نے نہیں سہرا لائی کی ہو جیکو قصاوت تراغم ہو دھن پیدا کیا</p>
--	--	---	---

چو در آینه رخسار کجاست صورت چنان کجاست یون بر گویش و لکن عقل نه بر خور و مملوئی چهلین کجاست این تنهائی سبزه سوزنات عرض نایب و بهرین تنهائی علی سنگ شرافت اوی و هج تو که ستر که که جواد	چو در آینه رخسار کجاست صورت چنان کجاست یون بر گویش و لکن عقل نه بر خور و مملوئی چهلین کجاست این تنهائی سبزه سوزنات عرض نایب و بهرین تنهائی علی سنگ شرافت اوی و هج تو که ستر که که جواد	چو در آینه رخسار کجاست صورت چنان کجاست یون بر گویش و لکن عقل نه بر خور و مملوئی چهلین کجاست این تنهائی سبزه سوزنات عرض نایب و بهرین تنهائی علی سنگ شرافت اوی و هج تو که ستر که که جواد	چو در آینه رخسار کجاست صورت چنان کجاست یون بر گویش و لکن عقل نه بر خور و مملوئی چهلین کجاست این تنهائی سبزه سوزنات عرض نایب و بهرین تنهائی علی سنگ شرافت اوی و هج تو که ستر که که جواد
--	--	--	--



و آستان که در می تقریف یسین

کہوں کہ اس کی ساری دنیا کے ہاں وہ سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ یکم ہوا جس کی تہا تخت کا ہر اک طرف شہر گزرتا تھا	بہر گزرتا تھا سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ فلک سے تمام تر خوش کا وہی اک پہر میرا تھا	در اکمل کو سوز نہ دکھ نہ یہ شہر کی گہری شہر کہ نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ یہ شہر کی گہری شہر کہ	جو کسی کو کسی سے بار بار نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ اوی خوش پہر کہ جلد نہ کہ بہر گزرتا تھا
---	---	--	---

داستان وار دھوئیں منظر کی بدینہ کو آئین



کہ ہر ہی کوئی ساقی شوق رنگ مری تو سن طبع کو کہ لگا میں ناگہاں اسکا کیا گند وہ چکی ہوئی چاندنی جابجا یہ عالم جو بہا تو کوٹھہر آ جو دیکھا تو کیا لپا لپا نظر بہر گزرتا تھا سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ	کہ ہر ہی کوئی ساقی شوق رنگ مری تو سن طبع کو کہ لگا میں ناگہاں اسکا کیا گند وہ چکی ہوئی چاندنی جابجا یہ عالم جو بہا تو کوٹھہر آ جو دیکھا تو کیا لپا لپا نظر بہر گزرتا تھا سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ	کہ ہر ہی کوئی ساقی شوق رنگ مری تو سن طبع کو کہ لگا میں ناگہاں اسکا کیا گند وہ چکی ہوئی چاندنی جابجا یہ عالم جو بہا تو کوٹھہر آ جو دیکھا تو کیا لپا لپا نظر بہر گزرتا تھا سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ	کہ ہر ہی کوئی ساقی شوق رنگ مری تو سن طبع کو کہ لگا میں ناگہاں اسکا کیا گند وہ چکی ہوئی چاندنی جابجا یہ عالم جو بہا تو کوٹھہر آ جو دیکھا تو کیا لپا لپا نظر بہر گزرتا تھا سب کو دیکھ کر نہ نہ لگا نہ سوز نہ دکھ نہ
--	--	--	--

<p> اگر کوئی عالم چہرہ نگاہ کہدین کیلئے کنگی ہوشمند پہلے ہوس بادلوں سے درخت کسب تہہ رجات جو غور کی مقررین پر اوپر میں جہ غرضانی صورت آرد کو تو فقط چاندنی میں کہا کھڑی رہ گل زخمی زلف تانی خروس کہ ایک نگہ روزگار کہنے دور سے ہر تار کے مغرب جہی سنگ جلگی بلورین صراحی جام بلور چھوٹی ردا و لوین بہرے اگر کہے ساہوگر نگاہ کردن کو شمعین کا انتخاب نکل ہی دھڑکے کثرت میں آ حقیقت کی لیلیٰ بے رہ ہو </p>	<p> اور آیا نظر تو ملک شہزاد پر کیو کیا بگاڑی میں بند زین ہو صاحب حج و حجت تو پڑی ہی ہو ایک بلور کی گراہ دان شکستہ سر پر ہو روشن فلک کا بیاہتا جو کھڑی چنگ سٹ اور یہ زمین میں سب جہیں دس کہ تو سیکھا ہر پتی ہزار لڑی جہوں کی ہون کو کہ تیرا جانی ہو کو ہر گز رانہ ہفت فاشای نور جو ان شہر کی چاہ ہے قوی رہ ہی جہوں یہ ہر گز ہر اک آئینہ میں ہی مانتا دی نور جہی جلوہ گر جا بجا داستان تعریف بدتر میرا شوق مینا تفسیر کا </p>	<p> طرح او کی سہو گداز میں تھی ہر اک سمت دان تو کا آرد نام طبع جو پڑی پاکیزہ ہند پورے او میں تو رہ جہتی ہو سے اگر کوئی مفسر جہوش ہے ہر ایک جہی جہی میں ہم زمانہ زلفشان آرد نشان خزانہ ہی ہوش ہوش ہزار اور استاد لباس کر کہوئی چہاں کر کی ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز ہر گز زمین کی آسمان نور کا شاد زلفا مانتا بیٹاں پڑ کہی ہے نگہ جہی ہر گز نظر حیران جہت و یک دور شہزاد کی حلق مانتا کہی ہے نگہ جہی ہر گز کہی ہے نگہ جہی ہر گز کہی ہے نگہ جہی ہر گز </p>
--	--	--



وہ را کہ گویا گویا گویا گویا
قد قامت کنگر گویا گویا
بنا کنگر گویا گویا گویا
عجبت پادشاه گویا گویا
یہ قدرت کا دیکھو گویا گویا
جو کہیں جاک بران میں
بین ایک اکبات گویا گویا
کسی گویا گویا گویا
لگی گویا گویا گویا
کسی گویا گویا گویا
پاکسین پتین گویا گویا
کہا دیتی دیکھو گویا گویا
کہا کہ خوف گویا گویا
گئی حش کہ دل انکار
سکونی کی پائی گویا گویا
نئی پشت گویا گویا
تامی کی سخی گویا گویا
عجب گویا گویا گویا
دہ سونی کا گویا گویا
اک لاس کی ماد گویا گویا
بدن آئید گویا گویا
نیای فی ظاہر گویا گویا
چہ عالم گویا گویا
حب سیر گویا گویا
ادہا گویا گویا

رجی گویا گویا گویا
قیامت گویا گویا
کہان پر گویا گویا
کف با گویا گویا
کہا شام گویا گویا
خود گویا گویا
پہن گویا گویا
کسی گویا گویا
ستارہ گویا گویا
کہا گویا گویا
اشاد گویا گویا
گیا گویا گویا
دش گویا گویا
وان گویا گویا
وایا گویا گویا
جس گویا گویا
کہو گویا گویا
کہو گویا گویا
لک گویا گویا
سرا گویا گویا
گل گویا گویا
جسین گویا گویا
وہ گویا گویا
یہ عالم گویا گویا
بخا گویا گویا

وہ گویا گویا گویا
کہا گویا گویا
اک گویا گویا
منق گویا گویا
وہ گویا گویا
جہا گویا گویا
ہو گویا گویا
کسی گویا گویا
مہر گویا گویا
کسی گویا گویا
گئی بات گویا گویا
خو گویا گویا
کہی گویا گویا
جو گویا گویا
سز گویا گویا
گل گویا گویا
طرح گویا گویا
جو گویا گویا
وہ گویا گویا
حیا گویا گویا
اک گویا گویا
ولی گویا گویا
شبا گویا گویا
کہی گویا گویا
نہین گویا گویا

بہر گویا گویا
کہو گویا گویا
لیند گویا گویا
نہ گویا گویا
کسی گویا گویا
سرا گویا گویا
خو گویا گویا
کسی گویا گویا
بہر گویا گویا
عجب گویا گویا
وہ گویا گویا
کہی گویا گویا
مرو گویا گویا
بدن گویا گویا
تامی گویا گویا
ستارہ گویا گویا
بہر گویا گویا
نہو گویا گویا
جوانی گویا گویا
کہا گویا گویا
کہا گویا گویا
جو گویا گویا
چلی گویا گویا

[illegible]

اور اوسے جو دیکھا شہرِ منظر
کری درونِ آئینِ کمرِ سر
سہاگتِ سبیلِ حیاتِ سیر
تراکی خونِ پناہِ کونکِ باب
وہ دیکھا نقشِ لبِ چمک
ہیں ہم سب اویں سوزِ کمر
داستانِ زلفِ وار
کہ مٹی میں کس طرح آفتاب
اوجھتی سوزِ لبِ کھلے ہو
کہ چونِ شمعِ کاشیکار
دیباہی کہ درونِ کونکِ شب
کہ کہ کس کس کے لیے پڑا
خشبِ ناز کہ در کجا و کاشم
کہ وہ یک تار ہی دنیا وار
کہ چون ہو دریا کی گہا
کہ شاطِ کاسرِ لہرِ صان ہے
جو جاکر سوہ سیاہ و سفید
تشفِ کاشمِ شامِ چوں بہا
و لیکن ہر طرف سے قبول
ہوئی ہر فکرِ محبِ پیراں
تو گویا کہا راجستِ کجاں
سہاگتِ آہِ آہِ اوجھائی واہ
تھیں چمک اپنی وہ دالائین
تھیں لگی ہنس کے کہنے کہ بد نہیں
متل ہوئے ہیں ہر شایہ ہلا

[illegible][illegible]

مکمل اک خطا اور غماز کا بچھا کر	لگا دو گیلہ ہی جوانی کا کر	علی بخش کا جام نور بخش کر	غم دین رو بیا فریاد بخش کر
چرخ جوانی یہ چرخ شروین	معدور دست ایر و سناخت	کہاں کہانی کہاں چہ پار	یہ جو کجا عالم رہے بادکار
سدا عشق و راز کہنا انیس	اک وقت ہم راتہ آتا نہیں	بہی یوں تو سنا کی ربار	روئی حاصل ہوئی حاصل بار
خوشا وہ زمانہ کہ داک بجگہ	کوین بیکر گرجا دہ مصر و نہ	کہاں جاہ و اسب سیف خضر	اس کی ملی جہا میں کز خضر
جی گہرین لیا ہوا ہوا ہوا	میر و رات خرب و عجیب	خدا کی مجلس کو تیار کر	تو اس گیسو کو کز شک نگار
بلا ساقیان گل اندام کو	نگہ سنا کہ رونق بول جام کو	شب و رات کی جام شراب	میر کو کز شک سی کی گلاب
یہ سن سن کہ وہ نازین سکڑا	لگی گہری جہا پہلا رسی پہلا	میں بھی تیار دل گاہی اور میر	سہا کی تو گری کی کہ گاہی میر
لگی گہری ہنس شک راہ پیش	ہوئی تھی اوس دیکھیں غرض	تہی کی تہی کا تہا پہلا	سہلا میری خطا خطا
یہ پسین ضرور کی باتیں مین	انسا نہیں ہم جو کہا تیر کی	دل لائی لجا او کی فتن	کیا نہیں ان سہا کی تین
بلا کہ کاخین ہٹا یا اوس	محل کا صاف دکھا یا اوس	بہر و ناس نہیں بکر اور کاتا	بھلا ہی لا اوس کاتا

ملاقات کرنی بدین سیر کا بند پیر سے



بلا ساقیان بجاو صبح ہمیش	ملی تری نصیبی یا کی ہمیش	بہر ملک و دین در شک مر	قرآن و ستر اسس بگہ
لہر اک بچ شک گستاکی آج	بہا وصال غریبان آج	بند و اسکو لکڑی لہا یا ان	نہ پوچھیں ہی کی ادا کا پنا
وہ پیشی عیب ایک انداز	بند کو چرا ہوئے ناز	منہ آجیل سونا چھپا ہو	لجائی تھی قہر کما کی میری
پسینا پسینا ہوا سب بن	کہ جیون شہنشاہ الودہ ہو جان	گہری دو ملک وہ میرا فتنا	سج قہر مریا میری بھج باب
اوسہوئی رو کی بلی سونفا	ہوئی لہوین آہ وہ خچر النسا	گلابی کو لا اوس کی آگ دہرا	چالہ کو پہر چلہا و سنے بہرا
کہا تاشا ہر لو کیو بی جی کب	بیچا لہ قداوت کی سنیو لگا	وزا میری خاطر سنیو لگی تو	لعل شری کی کھ کھول تو
میں تھی تری تھی کھ کھ کھ	کی ساغر اسکو بلا و سیدم	یہ بیکہ کی منت چالہ اور ٹما	اور میری سہا کو اور سکر
کہا بارہ تو تھی سی جو سکودون	پہلی وہ چالہ پہلین کا خون	کہا تاشا میری ہنس کر کیون	چون میں سکی نہ میری کون
غرض سہا کھ کھ کھ کھ	پہلی وہ چالہ پہلین کا خون	پہر تخر کو شہر اور سہی اور ٹما	بلا ساقیان و سنے ہند کی لگا

[illegible]

اگلی شہر پروردگار میں جہیز عیار
 لہون کی بی بی کے ہر دم
 لگی جا کر میرا کے ساتھ
 علم و دوا میں شفیق ہو کے
 جو کچھ کر کہانی باہم قدم
 عرب میں لہو عربیہ میں حسین
 پر کر کے بچھا دیکھنا بیظیر
 کہ اچھریں پیاری تیز ارسلو
 ہو کر مل چودھو کا پسین بند
 سلیمت کی من اور اللہ

دوسری کھل گئی وہ دکان
 دوسری دل نہیں دین
 علی ناز خانہ کے پاس میں ہاتھ
 دکان رسید رسید ہوئے
 انکے کی ہر وجہ کا دم
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 ہر غم کی قصیدہ پیش
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
 دین دین دین دین دین

[illegible]

ہر شخص کی امید یہاں
 کہیں سے نہیں لگتی
 کہیں کی عین سدا گئی
 کوئی خبر نہ لگتی
 گئی امید سے جا رہی ہے
 کہیں سے نہیں لگتی
 کہیں کی عین سدا گئی
 کوئی خبر نہ لگتی
 گئی امید سے جا رہی ہے
 کہیں سے نہیں لگتی
 کہیں کی عین سدا گئی
 کوئی خبر نہ لگتی
 گئی امید سے جا رہی ہے

خیرانامہ حج پرہیز کا زبانی دیکھو



یہ ایک نسخہ عجیب ہے کہ جام
سہمی و خوش وصال و سوز و غم
کسی دلی و روحی کو خیر
ختم ہو کہ حضرت سلیمان کے
کوئی ناز و نیاز ایک تہی کی سیٹھ
یا اور تہی ہی و کی خبر سن ہے
یا دوسری تو لوگ مرے نالیکار

در می خیزد پیوسته در پی انتقام
 در می خیزد وصل کرد و در پی حیر
 به عشق عاشق در او بر
 در می خیزد لب لب که در جانگی
 در می خیزد پیوسته در پی انتقام
 در می خیزد وصل کرد و در پی حیر
 به عشق عاشق در او بر
 در می خیزد لب لب که در جانگی

یزد کو بکجا علیا نامہ حسین
 حیدری انہو کی غرض تھی اس
 سب سے کہ وہ شطرنج کا جوئی
 کہا اور وہی مجھے نویت
 و قنار اور اصنی جو کہ اور
 نو کہ چاؤن کی اور سر تہا
 سیم قول اور سیم و سیم

کسی کا وہی اصل پہلا نہیں
پہلے ہی صحبت پہلے
کی کنی سے لیا گیا جو
لہا ہو کسی باغین میں
وہ دونوں پر ختمی ہو اور نظر
کی ہی سے ہی جو سر ہو
پہلا اور کلام اس کے اور

کہیں آدمی نہ کہل سہو
 کہہ کر کہ جسی ہو گی مگر سیا
 گزاس مال اولیکو جوڑا دیا
 پہلا اسکا دلانہ لون تو سہی
 چپاتی ہون کسی کنوین پہلا
 منہا تو جیسا رول لون سچ
 وہ سچا ہو رہی دشت کا باب
 وہی سنگ پلہو کا شہر نہر
 سہی اسکا قول دایم ہے
 دل دن میں کا ہوا ہوا
 ہی عشق کی جان ہوا ہی
 ہوا اس کا ہی کا شہر لہند
 کنوین کی وہ پانی کا لہا
 گوان دیکر اندر ہی سہ گیا
 کنوین فریاسنگ کا شہر لہند
 ہوا لہا اس کا شہر لہند
 کہو ہی سیا ہی کسی کو دیا
 دہی کو کھی رات او ہوا
 وہی سنگ پلہو کا شہر لہند
 ہوا اس کا شہر لہند
 صورت ہوا اس کا شہر لہند
 لہا ہی لہا کنوین ہوا
 نشان ہوا اس کا شہر لہند
 لہا ہی لہا کنوین ہوا
 تو ہوا ہی لہا کنوین ہوا

عضنباک کی بی بی ییو دوسر
 دایوہ وکایہ سکین بی بی لگی
 الکتہ بی بی لگی ہمارا بی بی لگی
 بہ احسبا لاکو د لشار تر
 شجور جی سیارون کی گیارہ
 سیدہ کدو یا باک پر پیار کو
 کسوان حصین چتر مصیبت
 شرام کہنا کہنا لدا دے
 بی بی ایون کلن تر وکبا آ
 ہوا زون عا گشت و افکاج
 کب جیدہ پر جا کہ او چل ہین
 کیلہ اوس کر کس کی کیا کسیت
 وہ لکنا پڑا سہ سور وشن ہوا
 زمین میں کیا یا خیر سے آب
 دل دل دل دل دل دل دل دل
 کلکٹی کی سوہنی وان سکوارہ
 قلعان کی جیت اور پاکارت
 نہ سوسن غور آریہ کا کوئی
 ہوا بی وان جس سے سنا ہو
 کسوان اسکو چہ چہ ہو چہ ہو
 شمش کی سیا بی وان کلن تر
 ایش بی بی کی لکون آسین آہ
 کردن نصیران سوسن کی بات
 منسا اس طرح جوہہ منظیر
 قلن وان کہ اتوان غم ہوا

کہ انہیں لگا رہے شک نہ
 کہ اس کی ایسی ہی مدعی
 بہاؤ پڑی اور پھر یوں
 کہ لگاؤ نہ ہو کہ بہت یاد تو
 دیا جا چکی ہے تیرے تیرے
 کہا سنیو اس کی طرف رو کر
 کسی طرح تیرے اوپر ہر
 اور کہ چاہا ہی پیدا دے
 پھر پانہ اس کا شک پر اڑا
 علی آہ و نالہ کی سنا دے کی طرح
 کہ وہاں چھٹا فاق کی راہ میں
 کہ آباد وہیں دھڑکیں
 اور ان کی تیرے تیرے
 کوئی سنا کہ انہوں نے شک نہ
 جگہ لگاؤ نہ ہو کہ پھر
 ہوا اس کی لگاؤ نہ ہو
 پھر ہی کہ وہیں مارا بہت
 نہ رہا خبردار اس کا کوئی
 کہ وہیں کی ہی کوئی کوئی
 انہیں یہ سنا کہ وہیں
 سنا طہمت پر عوام ہوا
 قلم کی پلٹے میں انہوں
 اکا مٹی و مٹی و مٹی
 پڑی یہ تھا یہیں بد
 کا ہی وہاں ان فساد

کسی درج یا ندرہ رشک کا
 کھا او سنی ہو ٹکڑو سو دا کھیں
 دور در کے ٹکڑو لانا چاہ
 نفعول پہلا کہ لکھ لاکھ کرو
 کسی اسے جیٹن کھل اور یہی
 طرہ طرہ لاجان میں اضطراب
 خندانہ گانی سے ہونے لگی
 اے اکھلا سے منسا اندرہ لو لانا
 کھا لکھ گشتی ۔ بی بی چلو
 کشتی جہ کہ بہات کی رانگی
 مچھی کھا سیر کیجے دوا
 نہ کھانگی سوارہ چنی لاکھرن
 نہندہ آدمی سے سوال وجواب
 یہ کہ کس عشق آفت آفتاب

ظفر میں منہ اور سکی سالی سالی
وہ خوف طاری ہو گیا وہ اپنے
حسرت کیو تم کر دست قیام
وزارت کو ختم ہو د
کیڑا لگی ہے تو کہہ دے یہی
گی وہ بہشت اللہ عز و جل
سہیلی سے جا جا کر سونے لگی
نکھانہ نینانہ لب کہو لغنا
وہ مٹا دے سیکے ہاں میں چلے
پنکی ہو چکی یہی رات کی
کجا سیرت ہی نزلوں بھل
بہر دین اسے نصرت کا جو سن
سیرازہ وروا کی غم کی کتاب

الکی کسی غم المیاسے ادا
 خدا کا جس شخص کو کب کیا
 لکھو کوئی اور سے کھائے
 سید پر علی علیہ السلام کو اب
 دہائی سے طرف بہرے لگی
 تپ جو گھر میں کرنا لگی
 نہ لگی شہزاد کا پ کا پ
 جہاں شہینا جہاں ادا سے
 جو رہا کسی کے کیا حال ہے
 کھ گرجے کہ کب کھا ہے
 جو بائی پلانا قرینا ادا سے
 مہینہ ہاں نہ لگی لکھ
 جو آجاسی کب ذکر شروع سخن

خدا تعالیٰ اس شخص پر کیا ہو
سری پوچھ انصاہی ہر اعدا
ہم کی کمزور و زوہک جہاں
یا کہنے اس رات کا چھوٹا
دعوت و نجات کا گزرا لگی
و راتک ہی خیمہ ہرے لگی
اکسی کی کھڑک پانی پانی
محبت میں رات گہنا اور سے
انکھانہ ہی ہر احوال سے
کھنڈ ہر رے سنگو اسے
موسخ غریبے ہاتھ جیسا اور سے
وہ ہی سامنے صورت اکھنڈ چہرہ
وہ بیٹا بیٹا بیٹن خضر سن

عزیز

ملا حسین دہلوی کو مجھ سے خدا
 نے ایک نوا سنایا تھا
 غزل بابا بانی دنیا کو ہی فرو
 سب سے کیا کہ اس کی تعلق ہے
 ظلالی میں غنچ کی ٹھکانے شاد
 پیا میں رنگ کے دیو میر جان
 اور ہی سہا اکن غنچ پر ہی
 رہیں گل سخاں ہی جو بار کے
 زہر نہ دکانوں میں چھپا
 نہ ہو پوسہ کی باز نگاہ کی حال
 ظلالی کی کڑی اور کٹانے رنگ

تہنہ بنی دہائی چھکا کی لگا
 کہ حکمرانوں میں لانی لگا
 اسی ہستے پہنہا کہ چھو بیچا
 ہندوستان کی بات ہی غیب
 داستانِ تہنہ کی غم و اندوہ
 کہ وہوں میں کین غیبِ ہستان
 کہا کجا کہ وہوں چین کو فدی
 ہوا پہر ہوی اوسکو گلزار کے
 دہشتی غیب آن ہی دلبرا
 تنا و صفت نہایت آن کی لال
 نہر ہی شوق تہنہ کو ہر گاہ نگ

که چشم خربار کا چه در مشرب
نهین مجکوشن شکسته چمن
توبه بی جود کرد نخل اکین
اگر چه چمن نامی جود نخل
عشیرش با نخلی بی لای لای
حکایت کردن اکین نامی رستم
نگر خورشیدان کچه کچه بی لای
بله کردن منها او زندانه دهر
که ز نو که ایاون پر در لیا
که انصاف لاله کوران
چو آب حیات بر می لور لور

ملول ہی جھکڑ دیاں لگا
 مارو دست نکھوستانی لگا
 نہینجی کہہ کے کھلی شہنشاہ
 کہا کی باغی کہا کی غزل
 لاساقیا کیگی کی شرب
 کہ دنیا میرا اس پر شادی و غم
 غم کی کیا چیز ہے فصل
 دراک بازو ہنس رہا لگا دیا
 اس طرح کیفیت یا نیلغ
 کی تھی جسے محفل پر گھر



<p> دہ جوبن عالم کی ستر لیا وچ پختی اپنی کو دیکھتا معترف زریکا و نیچہ تمام نکالی تھی برہمن دو دھگر چھیل فیضہ چا پھریش لپا لپا تیرہ سو لک دست اور غنیمت آری تیرہ سو لک کا وگر دوا سکین تیرہ سو لک کا کچل کی تاج کی تیرہ سو لک کا دوا لاکر گل کی خوشی ہوا لاکر گل اور گل نشین گدا اور صبا کا بھی شکر و شکر لک لک لک لک لک لک لک دہ سو سو دھن سو سو جلہ گر مری عشق بانی کو تیرہ سو کوئی دھن دوا چکر بول لپا عشق بانی کو تیرہ سو </p>	<p> خاوری نگہ بانی انگلیاں نشین چمن کے کینیا دہ شبنم کا صفہ صحر کام لپا لک اپر دھن سال چھیل فیضہ چا پھریش لپا لپا تیرہ سو لک دست اور غنیمت آری تیرہ سو لک کا وگر دوا سکین تیرہ سو لک کا کچل کی تاج کی تیرہ سو لک کا دوا لاکر گل کی خوشی ہوا لاکر گل اور گل نشین گدا اور صبا کا بھی شکر و شکر لک لک لک لک لک لک لک دہ سو سو دھن سو سو جلہ گر مری عشق بانی کو تیرہ سو کوئی دھن دوا چکر بول لپا عشق بانی کو تیرہ سو </p>	<p> دہ جوبن عالم کی ستر لیا وچ پختی اپنی کو دیکھتا معترف زریکا و نیچہ تمام نکالی تھی برہمن دو دھگر چھیل فیضہ چا پھریش لپا لپا تیرہ سو لک دست اور غنیمت آری تیرہ سو لک کا وگر دوا سکین تیرہ سو لک کا کچل کی تاج کی تیرہ سو لک کا دوا لاکر گل کی خوشی ہوا لاکر گل اور گل نشین گدا اور صبا کا بھی شکر و شکر لک لک لک لک لک لک لک دہ سو سو دھن سو سو جلہ گر مری عشق بانی کو تیرہ سو کوئی دھن دوا چکر بول لپا عشق بانی کو تیرہ سو </p>	<p> دہ جوبن عالم کی ستر لیا وچ پختی اپنی کو دیکھتا معترف زریکا و نیچہ تمام نکالی تھی برہمن دو دھگر چھیل فیضہ چا پھریش لپا لپا تیرہ سو لک دست اور غنیمت آری تیرہ سو لک کا وگر دوا سکین تیرہ سو لک کا کچل کی تاج کی تیرہ سو لک کا دوا لاکر گل کی خوشی ہوا لاکر گل اور گل نشین گدا اور صبا کا بھی شکر و شکر لک لک لک لک لک لک لک دہ سو سو دھن سو سو جلہ گر مری عشق بانی کو تیرہ سو کوئی دھن دوا چکر بول لپا عشق بانی کو تیرہ سو </p>
---	---	---	---

وہ لڑکی کا قہر اس لئے ان سے
وہ خلعت کی گڑھی گڑھی پٹا
وہ بلی بھئی بھونکنی بھئی
وہ پتہ دار گڑھی گڑھی گڑھی
وہ خیمہ کی نگاہیں تنگ
وہ مہندہ کا لہری چھری
وہ ایک عالم تباہ ساقی
جلدیں ایک عمارت سے
ہوا اک گوری کا جو برلا
لکی کا تپہ اس لئے
وہ تھی لکڑی سالنی کی
غرض کیا کون سا کھیل
کھڑی چڑھتی تھی
پیسے ہر پہلو پہ
کھلائی سا بڑا دیوار و در
وہ سوئی اور وہ تپہ دان
وہ رقص تپہ سہ سہ لپ
نہ انسان کی تپہ
چرخہ چرخہ گڑھی
لکڑی کا چرخہ
پتہ دار گڑھی
وہ سوئی اور وہ تپہ دان
وہ رقص تپہ سہ سہ لپ
نہ انسان کی تپہ
چرخہ چرخہ گڑھی
لکڑی کا چرخہ
پتہ دار گڑھی

[illegible]

عجب حال ہو علی نازنین
 الصبیح پہر کی پہرین ہر
 فقط کا شبنم ایک بال پر
 بندہ اس پر بڑھاپی شد حال
 و عادی ہوئی ہوئی بن بختور کی
 جلی دانی دین اوطاسی ہوئے
 کئی کاغذین اور مہی دلوں
 روشن پر نہایتش کو یکا
 دیا آسمان بوجہ بیکو کونج
 عجب حال طبعی ہی انداز
 گل مخمور طبع محبوب ہی
 وہ گانہ کا عالم حسن تہان
 درختوں کی کھیلوں کی کھیلوں
 وہ لالی کا عالم ہر کا رنگ
 وہ چادر چھٹنا وہ پانی کا رنگ
 وہ اولیٰ ہی بت کی سہمی صل
 وہ دل پناہ نامہ پر یک ہاتھ
 غرض کس کس کو کس کو کس
 لگی دیکھو کس کس کس کس
 درختوں کے گنگے کا جواز
 مہل نہر کس گنگے پانی کیل
 بندہ اس پر بڑھاپی شد حال
 لگا گتہا ریش عشق کا و سکوتر
 گہینہ کس کس کس کس کس
 ہوس پناہ کس کس کس کس

[illegible]

به کمال کمال کمال کمال کمال کمال
 و در کمال کمال کمال کمال کمال کمال
 به کمال کمال کمال کمال کمال کمال
 به کمال کمال کمال کمال کمال کمال
 به کمال کمال کمال کمال کمال کمال

کہ چہ لگائی تم کو یہ نال ہو
 جسے باوجود کہ ہو کمال
 جو کہ ہو یہ لگائی اگر ہی ہو چہ
 خدا ایف کہیں اس کو صبر کہیں
 جو چاہو ہو چہ ہو تو اس کان کیا

مکرمین کو لڑائی کی سول ہو
 کہیں گے جنگ کہ کیا فطر
 خوشی کا جو عالم تھا مہم ہوا
 رہی عقل اس کا چرچاں ہے
 کسی نے قرآن اور کسی نے حجاب

لاخار کب سہا ہی گو بہر حال ہو
ہے ایسی گل کی تہ نہ ہو مگر
صدق کا صف ہی وہ جو ہر حال
کہا بہر یکجہ کیا گلستان ہی
خبر اک تیجہ کیل و خوار

راشتان منظر کی غمخیزی سنیہ کی شہر کی شہر



بلا ساقیا جامه کز شتاب
 گری بچ بچ بچ بچ بچ
 گری چشم ز او سلی است گهر
 هوار آفتاب علم هر طلوع
 بگو که چو یکبار تو زار و زار
 زبان بر تو باین چو اول الخ و اس
 اگر یکبار ای تو کسب غم
 چو سینه کلاه تو دل چاک
 بگو که تو زار و زار
 چو سینه کلاه تو دل چاک

کہ پریشان نہیں کیا آفتاب
 پہنچو نہ کہ جہانم نمود و دور
 کہ وہ بیا اوی آت بے نہ ہر
 اور اس کی ہونے لگا در شروع
 کسی کوئی حصہ ہی سے انتشار
 پر آگندہ حیرت ہر جن ہوس
 جو کرتی ہے پہلی تو جو خم میں
 غم آلودہ صحنہ طنائک ہے
 کہ بگڑی ہو نہ ہی روزانہ تاکو
 پہنچو نہ کہ جہانم نمود و دور

شب بھجکی چھ طلعت کی
اکیل نہ رو گئی زار زار
صبر جی نرودی ساقی لالہ قوام
درا آئینہ لیکر دیکھ بھجورنگ
فلک کی طرف دیکھ بھجورنگ
نہ ہنسکی خجلاورنگی خیر
جو سیستہ دو دھنکی جیسی
بہ منظور نہ نکاحیل ہو کام
خیر حسن کی سطح بھی
یہاں تھی چین چین غم بھی

غرض حاشقویر قیاس است محلی
 اوستی بجز عالم الیقین اختیار
 کہ در دو کجی سبب است کمالی تمام
 از حیران کجیدرگی بدو جو
 لگی دلکو بدلانے ایدر ارم
 زین سرکی خنجر بدان کی خبر
 جو کنگلی خنجر کی زور نہیں ہو
 نظر میں ہی تیرو سختی کی شا
 جو پیکر ہی شجیسی تو گویا بی
 تودہ سہج اک اوج دریا کی

<p>کہا کہ میں نے کچھ نہیں سنا ہے اگر بیان نہیں ہے تو بھلا اور اسے صبر سے دیکھو</p>	<p>دیکھا کہ وہی سرگرمی کرتی تو کو بار بار سے عورتوں کو بیقرار رہی بدینہ کی نظر سے</p>	<p>میں نے تو تمہاری ہر گال اتنا دیکھا ہے کہ زرد ہے اور خند کے شعلے دیکھیں</p>	<p>کہ میں نے کچھ نہیں سنا ہے کہا تو وہ نہیں کہہ سکتا کہ جو چاہتی اور غندی ہوا</p>
			
<p>پلاس افکار سے غریب نظر جہاں میں آہ کرنا اور سے خواہ مگر وہ لالہ آہ اور سے تو یہی ہی رہتی آتا ملے اور اس کا وہ رنگ گنتی لگا جہاں سے وہاں سے لگا خوشی اور ہلاکتی دیکھیں تو وہ ہی کہہ سکتی ہیں اسی جہاں میں جہاں آشنا تو وہی کہہ سکتی ہیں اگر آپ پر کوئی شہید نہ ہو ستارہ ہی سے جاہ ہو اگر کسی کی بدیہی نہ ہو مہر ویا آئے باہانہ وہ نہ ہوا مگر وہ کوئی نہیں</p>	<p>پہنچی ہی ہو کہ میں بدینہ جہاں نہ کہتے پھر اور سے ایک بار دیکھو میں جہاں اور میں جہاں میں کہتی ہیں جگہ خوں نہ لگاؤ میں لگا جنوں میں خوشی کا بری لگا جہاں لگی ناتوانی ہی زور کہ وہ ہی کہتا ہے یہ وقت ملا کہ وہ کہہ رہی ہیں جدا خبر اور دیکھی تھی کہ یہاں تو یہ جہاں سے کہی یہاں تو یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ وہ گویا تو دن آجک آہانہ وہ کیا ہو تو اس کے کہتے ہیں</p>	<p>میں نے تو تمہاری ہر گال اتنا دیکھا ہے کہ زرد ہے اور خند کے شعلے دیکھیں کہ وہ اس طرح میں گند لگی رہی تھی جہاں میں سر کو لگا پائی ہوں تو یہ وہ جہاں کہ وہ کہتا ہے سادہ گدی ہی کہتی ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سنجائی ہی کہتی ہیں وہ خوشی ہی کہتی ہیں لگی کہ وہ کہتا ہے وہ ہی کہتا ہے کہ وہ مجھے نہ کہتا ہے کہ وہ یہ ہی کہتا ہے کہ وہ</p>	<p>میں نے تو تمہاری ہر گال اتنا دیکھا ہے کہ زرد ہے اور خند کے شعلے دیکھیں کہ وہ اس طرح میں گند لگی رہی تھی جہاں میں سر کو لگا پائی ہوں تو یہ وہ جہاں کہ وہ کہتا ہے سادہ گدی ہی کہتی ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سنجائی ہی کہتی ہیں وہ خوشی ہی کہتی ہیں لگی کہ وہ کہتا ہے وہ ہی کہتا ہے کہ وہ مجھے نہ کہتا ہے کہ وہ یہ ہی کہتا ہے کہ وہ</p>



<p>کسی کی ایک مہر تھی جو لاکھ دنیا کا لاکھ گنی ہے حال میں جو یہ کہو تو وہ میرا کہی رہی کہ جس میں اس کی ہر اک گشوان صد امان ہے جس کے مدد میں برائے زمین ہیں تیار دیوان سچے رواج شہر بلطیر کیا کیا گئی ان کے اتار میں کل صد لاپرواہی کی تھی حواس اور کھیلنے والے ہیں اس کے سر نہ لاپرواہی تھی ہر گشت لگی جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت</p>	<p>کسی کی ایک مہر تھی جو لاکھ دنیا کا لاکھ گنی ہے حال میں جو یہ کہو تو وہ میرا کہی رہی کہ جس میں اس کی ہر اک گشوان صد امان ہے جس کے مدد میں برائے زمین ہیں تیار دیوان سچے رواج شہر بلطیر کیا کیا گئی ان کے اتار میں کل صد لاپرواہی کی تھی حواس اور کھیلنے والے ہیں اس کے سر نہ لاپرواہی تھی ہر گشت لگی جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت</p>	<p>کسی کی ایک مہر تھی جو لاکھ دنیا کا لاکھ گنی ہے حال میں جو یہ کہو تو وہ میرا کہی رہی کہ جس میں اس کی ہر اک گشوان صد امان ہے جس کے مدد میں برائے زمین ہیں تیار دیوان سچے رواج شہر بلطیر کیا کیا گئی ان کے اتار میں کل صد لاپرواہی کی تھی حواس اور کھیلنے والے ہیں اس کے سر نہ لاپرواہی تھی ہر گشت لگی جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت</p>	<p>کسی کی ایک مہر تھی جو لاکھ دنیا کا لاکھ گنی ہے حال میں جو یہ کہو تو وہ میرا کہی رہی کہ جس میں اس کی ہر اک گشوان صد امان ہے جس کے مدد میں برائے زمین ہیں تیار دیوان سچے رواج شہر بلطیر کیا کیا گئی ان کے اتار میں کل صد لاپرواہی کی تھی حواس اور کھیلنے والے ہیں اس کے سر نہ لاپرواہی تھی ہر گشت لگی جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت جیسا کہ لاپرواہی تھی ہر گشت</p>
--	--	--	--

خدا صبر کی جو کہ ہر چیز میں
 سہا بہا کچھ کچھ تسخیر حال
 لبیک نہ رہو بھلا کھلتی ہو زمین
 و اگر کوئی فرما سے صوفی
 پہل چلی ہی نہ ہو کہ وہاں تو
 میں بھی ہوں اس سرِ فقط
 کھا اوس کی کچی سپر میل
 تھی کہینا ہوں گوارا نہیں
 گر بیان کو مثل گل چاک کر
 پہن سلی اور گریہ اور گیس
 پہن ایک انگارے کیان کا
 زور کو ستر کا کان میں
 نہ لکنا بنا حلقہ سپر کس
 مٹی غنی کہوں کو کلال لال
 جو شکو تو سیکے دے کر دست
 تپ ستر کا سماں سو حال
 کہ جو کئی کس طرح کوئی مار
 و صوفی کی سلی تنگی دیک
 نہ لکے رہا بی جاؤ کی ادا
 یہ برق اور یہ سپر بہا اگر
 وہ اندک و وہ تنگ سا خاکستری
 نظر کو صفائی کو اور کس کے
 و صوفی کو اسادہ لو لگی مار
 وہ قسم کھینچا رہے ہے یوں
 یہاں سے کا نہ رہے تھی خوا

[illegible][illegible]

دولہا از نہیں بچ سکی کہ کتا
 تیرو دستے میں دیکھ رہا
 تو ہرگز دیکھو یہاں آدم
 مری ملتا اعلیٰ زمین غریب
 مجھ غریبی ہامی مچکان
 اس طرح جس گزیر باد کے
 تو عشق کی مچکانی ہر مل
 کیا اپنے بغیر کرنا تار
 سحران چکر کی تری لہر
 سپہر شجہ پہ ہلا سر
 بڑھو یہاں گئی کر باد
 چلتا کتا اپنے بالوں سے چھین
 وہ باگین ہی غیبی کد کد
 اور ایک بیان تری باغی خیل
 دکھائی ہو چکا ہے تین
 صفرا لکھ سوانہ چمکے دیان
 غرض حسن اور جلوہ دے
 کہ چون کیوں ہی غیبی کرے
 کہیں بندہ کیسے آفتاب
 کہوں کیا کرے کسل کھان پر
 وہ درد کو ہوا کے صفد گوشت
 جب تک کہ لگ جائی کان
 بہر جہاں کی کلائی کا رنگ
 نور دیا کہ خوشم سے ملو
 رہتی مریغ شریک شریک ہی ہو

<p>نبا گل در چون لعلی باغ برون حبیب کی در سینه دلجوئی نهد نامها در سر کمر و کمان شنائی به نامت پرست سانه پرست نمین به نام او است ز این سخن در دل و خیال بهت میورگ اپنا غریب مردن پر به نامت آید کجا یک پای در زخمی دوس</p>	<p>سایه بگشاید که در سکونش نهد که گهر کی در درگاه او در میان پرین کی بهی بر پیکر دست کز او کمانند تملاز او را در ایاد است بهی کی به یک صاف کمال که او در پادشاهت خوب است کجا بهت میورگ او را یک داستان فیروز شاه کی مجلس الی او چون</p>	<p>ملک دل او در لب چمن پر به او فزون کی به بهی فقیر به بهی و کایا ساس به بهی هر او کی لیک لیک در به بهی و کتا کما کی به بهی در بهی که او در کتا به بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که او در بهی در بهی داستان فیروز شاه کی مجلس الی او چون</p>	<p>نظر من به نگاه گهر من پر در و گهر منی در نگاه بجای عیون من به بهی و بهی منی کما به بهی ز بهی او را آسمان کما به بهی و کما به بهی بهت میورگ اپنا غریب که او در بهی در بهی بهت میورگ اپنا غریب</p>
--	---	--	---

کی ملاقات بین



<p>که این بینات کی چون می او را فی منی مالان کور به بهی شک به بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی غرض منی به بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی</p>	<p>به بهی منی به بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی</p>	<p>که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی</p>	<p>به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی که به بهی در بهی در بهی</p>
---	--	---	--

جو میری صورت کو ملکوتی در
 سید کھانداں اور سید کا ندھو
 گیارہاں ملک کی جودلی پہل
 روانہ ان کردیا بلکہ
 کبھی سامنی آگے کرانا نظر
 کبھی الیہ اور نہ ہر ہر
 نظر اسکی جہان پہلی اور
 اگر کوئی جو گن کی کرتا تھا
 جی پہلی سجدہ میں ان میں
 اس طرح شہد کر سہی کجے
 سجدہ کھارہ سے آپ کی تمام
 کہا اسنی مطلب یہی ہے
 یہ کہان کا دوسری جو گن ان
 کہا اپنی سی کہ سنتا سی
 عرض اس طرح اور کا عمل تھا
 کجا میں بلکہ جہانی پہلی وہ
 نہ دنیا کی اور سکندہ دیکھی خبر
 بہا بی من سر کلم کی نہ شب
 وہ جو گن ہی سوطیہ کراد
 کبھی خوش کیا اور کیا لگا دیا
 کبھی تنگی نظر دیکھی کمال کیا
 کبھی اس کی کیا ذرا خوش
 لگو نہ کبھی دل کو لگا دیا
 بچا رہے تیرا وہ سادہ دل
 روضہ پروردہ عالم را اور نہ تو

[illegible]

کہا اس طرح جو فیروز شاہ کے
 کھڑی ہو کر دوش کھڑے ہوئے
 ہو کر یہاں پر دو لکھیاں بن گئیں
 ہوا چلنے پر اس کا ایک کپڑا بہا
 تنوکی کسی راست میں نہ گزرا
 وہ لوگوں پر جتنی تک پہنچا اس سے
 اس نے ان کو اپنا وہ فیروز شاہ
 عرض بھی بھیج دیا کہ میں کیا کہوں
 سزا پر نواز کے باپ نے
 مقدمہ ہمارا رسا لانا گزرا
 ظلمت کو موقوف کر دیا کچھ
 کہاں تم کہاں ہم پہلو پر جھوٹا
 لگی تھی اور میں شب روز روزہ
 ہمیں کوٹنا کر کا مہربان
 بہت تک ہنسی اور دیکھتی
 دیکھ کر کہو ٹال فیروز شاہ
 اور شیخ کے گرد ہزاروں سے
 اس طرح اذاتات کھنڈاؤ سے
 دیکھ کر یہ بھی ہلائی چرخ طلب
 کیا اور نہ ہی پر دیکھ کر یہ ٹال
 کہی شیری بانو نے سنا مارا دے
 کہی منہ چپا یا دکھایا کہی
 وہ چہرہ لکھنے کہانی نہی
 اسی طرح مدت گئی جب آو
 سگڑوں میں آنکھوں سے آیا اور مل

درمان بندگی ہی نہیں کیجے
 نظیر ویکران سر ستمگر
 کہ بہتر ہوئی اور کی برادران
 وہ عاشق چو بہاؤ سپہ زرشاد
 لکڑا دیکھا اور کھو دے گروہ
 کہ لکڑا تو سر پہ دیکھتی ہے
 دل وہاں کرنا تھا نہ خط و
 سچا دل تھا دیکھ دیکھ کر
 کہا کی راجہ کی ہی آپ نے
 سہیل اپنا عشاق جانا کر
 جو کہیں نہ کور کا سو لیجے
 پتہ ہی بات سب اہل کی ہاتھ
 محبت میں ہی دل افروزہ
 دریں لشکر راجہ دار و نہاں
 ہر اک باغین قہر ہی گولنی
 کہ تہی دن ہوں کسی حال
 جنگ کے رات گزرا وہ سے
 سدا میں سن کر دناؤ
 قوماش پہ چھوہ کہنی غضب
 وزیر کیا اور کیا یونین
 کہی سیدی دل پہ لکھا راؤ
 کہی ہمارا لا اعلیٰ کہی
 یہ نظر وین لکھ لکھائی
 سچ ہی گریں عشق کی تپ
 گیول رہے ہی اغنیہ کی

[illegible]

کجا از خست بختی غری و کجا
بر او بخت گریه چرخ لگی
و نه در کوی چرخ گدازد نظیر
کجا چرخ غم نه دوا نکس
حیان در لون ابتلا کجا
سیرت از لطف است طهرت
اوی بخت بر سر کج و دور
چرخ غم و طرب سبب جگر
اوارا برین لاد و خوی بخت
کجا یک جاده در غم یگری
کجا میری بخت لاف تو جان
سبب ازین جاده کج و دور
ملایکین لگی بخت بخت
نه گهر کی در وقت نه کجا
خوار حسین خدایان نادین
برک ای عالم کج و دور
غم اود هر کجا زار و نزار
چرخ سبب ازین غم بر سر
نه آب روان ازین غم حواس
و لیکن چرخ غم می جبه برهم
کوی غم کج و دور
کوی آبی با بر سر کوی
علاوه بر او کج و دور
و اینو جب کج و دور
چرخ غم از کج و دور

در سر دوا کج و دور
بلاد کج و دور
و نه در کوی چرخ گدازد نظیر
کجا چرخ غم نه دوا نکس
حیان در لون ابتلا کجا
سیرت از لطف است طهرت
اوی بخت بر سر کج و دور
چرخ غم و طرب سبب جگر
اوارا برین لاد و خوی بخت
کجا یک جاده در غم یگری
کجا میری بخت لاف تو جان
سبب ازین جاده کج و دور
ملایکین لگی بخت بخت
نه گهر کی در وقت نه کجا
خوار حسین خدایان نادین
برک ای عالم کج و دور
غم اود هر کجا زار و نزار
چرخ سبب ازین غم بر سر
نه آب روان ازین غم حواس
و لیکن چرخ غم می جبه برهم
کوی غم کج و دور
کوی آبی با بر سر کوی
علاوه بر او کج و دور
و اینو جب کج و دور
چرخ غم از کج و دور

عزیز و عزیز
کجا کج و دور
و نه در کوی چرخ گدازد نظیر
کجا چرخ غم نه دوا نکس
حیان در لون ابتلا کجا
سیرت از لطف است طهرت
اوی بخت بر سر کج و دور
چرخ غم و طرب سبب جگر
اوارا برین لاد و خوی بخت
کجا یک جاده در غم یگری
کجا میری بخت لاف تو جان
سبب ازین جاده کج و دور
ملایکین لگی بخت بخت
نه گهر کی در وقت نه کجا
خوار حسین خدایان نادین
برک ای عالم کج و دور
غم اود هر کجا زار و نزار
چرخ سبب ازین غم بر سر
نه آب روان ازین غم حواس
و لیکن چرخ غم می جبه برهم
کوی غم کج و دور
کوی آبی با بر سر کوی
علاوه بر او کج و دور
و اینو جب کج و دور
چرخ غم از کج و دور

کجا کج و دور
کجا کج و دور
و نه در کوی چرخ گدازد نظیر
کجا چرخ غم نه دوا نکس
حیان در لون ابتلا کجا
سیرت از لطف است طهرت
اوی بخت بر سر کج و دور
چرخ غم و طرب سبب جگر
اوارا برین لاد و خوی بخت
کجا یک جاده در غم یگری
کجا میری بخت لاف تو جان
سبب ازین جاده کج و دور
ملایکین لگی بخت بخت
نه گهر کی در وقت نه کجا
خوار حسین خدایان نادین
برک ای عالم کج و دور
غم اود هر کجا زار و نزار
چرخ سبب ازین غم بر سر
نه آب روان ازین غم حواس
و لیکن چرخ غم می جبه برهم
کوی غم کج و دور
کوی آبی با بر سر کوی
علاوه بر او کج و دور
و اینو جب کج و دور
چرخ غم از کج و دور

<p> کبریا چاہتی ہے تیرا ہر قدم کیا ذرا نہیں کر دے اس کو زبان وہ ان میں سے نہیں کی دوا سو دل کی پند اور بدلا نہیں جو شہلا اس آگہو سے ہم چہرہ جو لگے اختلاف جو چاہے ہے اس میں دل اس کے ہر چہرہ کو کس طرح بدل وہ کہتا ہوا دل کو کہ حال کہ وہ ان میں سے نہیں ہو گیا وہ ملک خانہ ملک سر را وہیں سے لکھتی کہ اس میں خدا ہی ہے جسے دلایا ہے نہ سے ملائی دینی ہو گئی سدا ناسی آتی ہی درینہ مری گئی اور طوطا لہلہ گئے او سنی نسو میر حال چنگا کر کہ زانہا جو تجربہ اور خوشام عجب حسن نیست کرتی تیری میں مری شکل پرورد کے عجب انسا یا تیرے کمال ن روا کھٹے پرورد کیم النساء حد کے شہر محل کی جو سرور گئے صوبی کر اور دہانہ چھوئے </p>	<p> بارہ غلامی اپنی الفت جنا اسکی سکریٹنی طاقت کی ان کہ یہ خاندان دار الشفا کس طرح حاکم کمال کو جلا رہی میں سے چہرہ چاہی ہوئے اوپر کھنکھانے کے دے عیش و نشاط کہ ان میں سے شہب بدل مری اس میں نہ ہر خراب خیال الکی ردی لکھتے ہو کہ رول کو میں میں ہی اپنا دل کیا سدا میری چہاتی پتہ پیرا فلک کے عجب وہ نہ سے اس میں اور عجب تر سے بہر حال آیا ہے میں کہ رات بدلی ہو گئی اور کہ ان قید سے بنظیر اسنی تم کہ نہ کہ پر گئے کہ مری ہی نام لے لے تل وہ اندر چہرہ بدست تمام کہ اس نیست کرتی تیری میں کئی راس حال اپنا بنا وہ کہنی کو سکوت ہی میں اوٹھو لکھ اپنی بات تو میں سرگرم تو تو نہ کہ گویا خبر ہو گئے غراب غنچہ کے اپنا بیام </p>	<p> گزرتی عطر و عیا سبک میر وہ ملائی ہوتا میں اسکی لائی ہو سکے محبت کی جن لیل بکھیرتی کی کہ رنگ یہ میں سے پوچھتے نہیں دل شہر ہی کی جیت غامض میرا فکر وہ دھوا ہو گئے الکی لے جو وہ مایہ و کہتا ہوا اسے اعمال سب نہ ہو چکا کی ہیرا زبا میں محبت نہ سے جاشتی اور ہی عجب سو نیست کرتا رہا اور خاندان دینی رو رو جا کہ کیا کہنی ہو گئی محراب میں چننا جا کہ دن کہ رات جو میں سکھتی ہو پھر کہ رات نہ زانہا کہ کوئی تیری خبر کہنی میں کس میں روزی اسی علم میں ہی لیل و نہا بلکہ تو معلوم ہو چکا سب جو لعل میں بکھیرتی ہو ایک جا گئی رات حرف و حکما چہا پادہ اپنی نہ پناہ لے روز کہ ساتھ آئی لگا </p>	<p> کہ وہ اور نہ کہنی ہی علم کہ وہ کوئی نہ وہ شال بکھے میرا غنچہ تیری ملکی کی سن خدا بہر شکور ملائی لکھو میں سے میں پہل گئی میں خلعت ہر کہ اس کے دہر الکی لکھتے ہو اس کے ہولی لکھتے ہو عجب گفتگو کہ میں ہی کہ وہاں سب نہ چارہ دل نہ کہ میں کہ تیرے نہیں جتوئی کر دی تو میں ہی وہ وہ تر را کہ نہ ہی کہ شہر دیکھ لکھ اور میں شہر بکھیرتی کی دل کی گئی طاق چہرہ ہر بات کہ دل اور چہرہ ہو گیا روشن حویلی ہی تر کھم سے دیکھ شہر وہ رات ہی میں شہر کہ کہ نہ کہ وہاں ہو رہا کہ چہرہ ہم ملے ہو ہی سب اور میں نہ با تو میں کی سحر دہلی بات کی باتیں اور حالت خواب کتاب وہ سو دیکھتے ہو کمال لگا </p>
--	---	--	--

<p> میرا چشم چاہے شکر کن ملے او سوچے کہ یہاں کس کا گھر دو جو گنہ گار ہوں تو چھوڑ دینا مندانے سے کراہی ہے کراہی سب کا منہ خوش کہہ دینا اسی رنگ کی سادہ لٹیر کھینچو وہ اڑی ہوئی ہر تان کہ جس سے اسی دھندلے لال کہ نہ بولے اپنے منہ پر تان وہاں جا کر نہ کہو کہ اور وہ لکھی گئی اور وہاں ہے عروس کا اتر کر کیا دیا پہلو پر تھل ہی ہو گیا وہ چن چن آج نہیں ہونے لگے نشانہ ہر لکھائی لگے اگرچہ ہر اک دھول سے نہ تھا خدا سے ہر پیر میں بلکہ میں نصیب سے ہر جہیز دی گئی وہ کون سا اور بد نصیب کل بنیاد پر فیروز شاہ وہاں کا جو تھا شاہ اعظم سپاہ کیا ایک پوٹا لکھ کر نہ ہو جہاں شہزادہ زبان کہم نہاں میں ہی اپنے کہم سیکھے ہر اہل شہر و دیہات میں </p>	<p> سہیل سے بہن میرا استیلا گئی باری باری میری حاکم وہ جی گزروہ اپنے تکی چپ ہر کل آئی بلیا ہی جس طرح وہ پ لدا سرخ لای کا ہو رہا ہیں نقد میں ہونے چکے ہیں ہری بنے ہوئے لڑائی تان سری ملک ہی تھے کی مثال شعور سے چھوڑ کر تان وہ پناہ میں کس طرح کی طور ہر اک آن میں ہی ہر دو کچے آگ لگی ہوئی ہوئی س کے کو کوئی ہر اس کو گیا سہرا لڑا دل پناہ کہے لگے وہ کھائی ان کو کھانا لگے وہی چھوڑا ہر سے یاد تھا چھوڑ کر تلک ان کا رہا ہیں عیان کس میں ہم خوش ہر گئی کہ ایک کہہ دیا نہ وہ وہاں کسی شہر میں کس کے ہر وہاں نام سے چننا اپنے کھانا کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں </p>	<p> کل آئی بلیا ہی جس طرح وہ پ نقد میں ہونے چکے ہیں ہری بنے ہوئے لڑائی تان سری ملک ہی تھے کی مثال شعور سے چھوڑ کر تان وہ پناہ میں کس طرح کی طور ہر اک آن میں ہی ہر دو کچے آگ لگی ہوئی ہوئی س کے کو کوئی ہر اس کو گیا سہرا لڑا دل پناہ کہے لگے وہ کھائی ان کو کھانا لگے وہی چھوڑا ہر سے یاد تھا چھوڑ کر تلک ان کا رہا ہیں عیان کس میں ہم خوش ہر گئی کہ ایک کہہ دیا نہ وہ وہاں کسی شہر میں کس کے ہر وہاں نام سے چننا اپنے کھانا کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں کہ کسی شہر میں کس کے ہر وہاں </p>	<p> میرا چشم چاہے شکر کن ملے او سوچے کہ یہاں کس کا گھر دو جو گنہ گار ہوں تو چھوڑ دینا مندانے سے کراہی ہے کراہی سب کا منہ خوش کہہ دینا اسی رنگ کی سادہ لٹیر کھینچو وہ اڑی ہوئی ہر تان کہ جس سے اسی دھندلے لال کہ نہ بولے اپنے منہ پر تان وہاں جا کر نہ کہو کہ اور وہ لکھی گئی اور وہاں ہے عروس کا اتر کر کیا دیا پہلو پر تھل ہی ہو گیا وہ چن چن آج نہیں ہونے لگے نشانہ ہر لکھائی لگے اگرچہ ہر اک دھول سے نہ تھا خدا سے ہر پیر میں بلکہ میں نصیب سے ہر جہیز دی گئی وہ کون سا اور بد نصیب کل بنیاد پر فیروز شاہ وہاں کا جو تھا شاہ اعظم سپاہ کیا ایک پوٹا لکھ کر نہ ہو جہاں شہزادہ زبان کہم نہاں میں ہی اپنے کہم سیکھے ہر اہل شہر و دیہات میں </p>
---	---	--	---



کہا یہی کہ وہ ان کی ہا
خبر لایا کہ یہی ہے
کہانی پر فتح اور یہ کہ یہاں
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
میشہ سے عالم پر وند ہے

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
اگر یہی ہے کہ یہی ہے
سجرا کے مضمون سے
اور یہی ہے کہ یہی ہے

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
وہی ہے کہ یہی ہے
شاہ پر ماخوذ کا
پہر خداحال کیا رنگ

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
اگر یہی ہے کہ یہی ہے
تہاڑی یہی ہے کہ یہی ہے

جواب نامہ فیض کا مسعود شاہ سے



کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے

کہا کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے
کہ یہی ہے کہ یہی ہے

دہستان فیضیہ اور بدینہ کے بیابان کی اور اوس کے جھلس میں



کہہ ہی تو ایسا سنگدہن ہر سبب شاد کا منہ نہ ہو محل ہی محل جب ہوا در سوار وہ دو لکڑی کی کھل پڑا گاکھنے کرنی اور ترانو کرنی بالی میں چلا ہوا سوار سپر اور قبضہ پھر گئے سنگ رہنما کی سہانی اور نہیں وہ طبلہ کا بچا اور لڑکی صلہ لمسک کر وہ گہوڑا نکالنا دور سے جھڑون چڑھانے چراغوں کے تیل سے جاسیجا غافل ہو کر کاجہ استہا بہم سہانی اور سوار ہر چہ حق اور اگر کسی مل کی گنگا وہ درخت ہلکا ہوا بدینہ سخت جہاں تک نظر آوی اور کی تھا	دست آج اوس شخص کی لگن گم نہ ہو جس کی نگہ رستہ سچ شادیاں ہم اکبہ گاکھن کی اور تنکے چھوڑا گیا اور رستم شادی مل لالہ چاہی وہ کی رکھ اپنے اگے قطار سوار کی گہوڑی پھر گئی سنگ بیسے گونج رہے غسل سنیں نہ گاکھن اکھڑا لالہ جہاں کی وہ دونوں پہنچیں تنکے خوشی سے غرق خان ہو اور انھیں وہ بار بار کی صلہ تنکے گرجن میں چلے جاتے بہم وہ آواز تھوڑا دوازیق وہ ہنسی کہہ رہے ہوشیار کسی پر کھول اور کسی چہرہ ملکسات کی ہی سوا یہ ہمار	بلا سطران خوش آواز کو بڑی خوش و خوش کیا ہو گردن اوس کی کو کہہ کر گیا کون دھڑکھڑکھڑا لالہ کھینے کسی کرکھار اکبہ جہ کرت میں نہ کہا تو کافی نہیں گھوڑی کو لڑکی اور لڑکی نہ رات نامی کی تختی میں وہ نشہ کا گہوڑی یہ ہوا سوار وہ فائوسین آگے زورنگار سہا دل جو روشن چلے جاتے کسی پان نیچہ کھلائی کوئی کڑکنا آج نورست کا چرخہ کیساتھ وہ کالی سیاہی اور لڑکی نشہ وہ لڑک کی مٹی کی گہوڑا وہ رنگین شل اور وہ شیشہ چرخہ انار کا دھنسا ہے کانا زور	کہہ آدین لیے اپنے سباز کو سطر باہنہ در شیشہ فرسوز کہہ باہنہ ہی تقریر سے ہر بیان کون کا شیشہ نکھوڑا لالہ سلا اسی سہانی کے اکبہ کون کی لڑکی ناکی یہ سب کا کہیں گر چہ وہ در ہونہ کا بلندہ اور بل شاد اور چہ چوہا کنا وہ ہوشیار سوار ہر چہ کر بار کہہ نہیں رہا جہاں پہنچتا رہا چرخہ خوشی کو دیا سنے کون والی ہونہ سلائی کوئی کہہ جہاں وہ ہونہ کا لڑکھوڑا کنا کہہ باہنہ یہ ہونہ کی چہ کہہ وہ لڑک کے اچھل سہاڑ کہہ جہاں لالہ اور ریا نار کا جہاں شاد کا شہ
--	--	---	--

<p> اور ایسا تار زنگہ بجاگ نی دہواں چپ گیا تو چینی ہو تری پہلی طرف سب گنگ چپ کی وہ لوہن گہر سیتا اکھری بادلوں کے وہ خیمہ بلند بلورین جسم و شعلان شیدا تاشا کی کمر بستہ کمر وہ دھول کا سندھ جابجیانا کروں راگ اور ناچ گایا وہ انہوں کی نائین و ہوا اولٹا وہ گھوڑے کو دیکھ لیل کہیں گہر سہری چاندو سے کہیں سہری گھوڑے کی اولٹا آستین اور سر پہ کاجاک دو پہیہ کو سر پر لٹا اور پہل اور ہر اور سر کھینک کا نیو کہیں ناچا اور گانا کہی وہ شادیں پہلے گانہ کاک وہ پیر کی ہی پیر کی طرف وہ گہر شادی کی ہر پہل گاہرین شادی ہنس منگ مار ہناتنی شادی غول لبان </p>	<p> دریا نہی لگی بن ہا ہا گئے سیاہی لاڑی شکی کا فور ہو پہرین برق کی طرح ادھر ہو کہوں دنیا کی عالم کی کیا ہو کہیں عالم زور سے کہو پہرین سو مکی بچاں چار لڑکی سی لڑکی سب پیش پر مر پر قیون کا آہٹ قدسی کی وقت کا سماں لڑکیوں کے رون کے باگد گہر وہ لڑکا سماں دھول کی چال کہیں وہ کاش گہر شادی چایاں اور گہر شادی لڑکیوں کے گانہ کاک کیا کہے ہفت چار تانکل چلی ناچتی آنا گنگت کسانہ جہاں کہیں اور تانا کہی وہ چکی خوشی اور وہ دکن ترنگ غم دل جسے کہہ ہر طرف وہ لڑکیوں کی ہی لڑکیوں شادی وہ ہر لڑکی کی سہانی سہانی ہی گالبان </p>	<p> وہ ہتھک کا چمکنا بار بار لڑکیوں کے شعل کی طرف ہا ہا کہیں لڑکیوں کے اور سے ہا ہا کی حرکت شعل شعل عجب سدا گنگی اور شعل عجب گنگ کے اور سے طور کے دوز اور زری پوٹ پوٹ طواف کا اور ہنا وہ اغار سے وہ ارباب عجب شعل شعل اور اوس صف میں اک چمکنا کہیں ہر طرف شعل شعل اور کی گنگ اور اور کاسہا انکوئی کی سے سانسے سہی نا گنگی اور کر کے ہر دور کدو کاں وہ گنگ و گنگا دہا فتح چند کے ہاتھ کی موت کہی خوش آواز سنی گانہ چال وہ ہر لڑکی گنگے گنگے تار اور گنگے گنگے تار اور اور شعل کی ہر شعل شعل دکانا وہ ہر لڑکی گنگا عرض کیا کہ ہر شعل شعل ندر کی گنگا گنگے گنگے </p>
---	--	---

دہان کا حہو شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ

<p> چہاں ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ </p>	<p> چہاں ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ </p>	<p> چہاں ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ </p>	<p> چہاں ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ ہر شادی کا سناتہ </p>
--	--	--	--



<p> جلیان لائی کی شہر سی صلاح ہو ر لائی لاکھ ہر شہر شگون اور مدد سے سہانی رہ ہوئی کیا سہار چھین پیر پیر لگوں سہو آری دیکھ پیران ہوئی کوئی گالیان بھی جان کر بنات اور کی خوشی کی کوئی سچا سچا ہے نہ گریہ گریہ رہ مدد سے سہارا ہوئی سہو اور سہا کا غیب نکل پڑا کہ باقی رہ مدد سے کی کوئی وہ مدد سے کی خوشی کی کوئی وہ مدد سے اور رونا حسدا کہ جانا ہی کہان کوئی جان کو بیجا باجی مین آخر کو لا سو متی اور سہو کی کوئی کہ جین جو مدد سے بلدی اور آگے وہ خوشی کی کوئی </p>	<p> اور مدد سے شہر شگون رانک سہو سہو کی کوئی عروسی رہ کہنا وہ مدد سے دیکھ سہو اور سہو کی کوئی عقیقہ رتی غالیان ہوئی کسے پانی سر سچ انکر رہ شہر شہو سہو کی کوئی اور لائی لاکھ ہر شہر شگون دل رہ جو مدد سے کی کوئی اور لائی لاکھ ہر شہر شگون غریب کی رانک لائی ہوئی سہو اور سہو کی کوئی وہ مدد سے اور رونا حسدا یہاں موت سے اہل غنا کو وہ مدد سے اور سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی سوار سہو کی کوئی یہ سہو سہو کی کوئی </p>	<p> بلا سہو شہر شگون اور سہو سہو کی کوئی کہو لائی لاکھ ہر شہر شگون کہ سہو سہو کی کوئی غلیان لائی لاکھ ہر شہر شگون وہ مدد سے اور سہو کی کوئی گلی کوئی کوئی کوئی کہو لائی لاکھ ہر شہر شگون اگر کوئی شہر شگون کہ سہو سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی سوار سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی </p>	<p> ہر سہو اور سہو کی کوئی جلیان لائی لاکھ ہر شہر شگون سہو اور سہو کی کوئی ملا سہو اور سہو کی کوئی سہو اور سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی سہو اور سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی اور لائی لاکھ ہر شہر شگون کوئی اور سہو کی کوئی سہو اور سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی کہ سہو سہو کی کوئی وہ مدد سے اور سہو کی کوئی </p>
---	---	--	---

سوار کی لگا کر پہلی سوار	عزیز سلجھ جیٹ دیکھ گیا	کے باہر اسی کی تھی شہنشاہ
کہ ظاہر میں ہی چوٹی کا موسم	اور چھوڑا دے گا تو ہوا	سوار کا دیکھا یہ تھی کسان
گیا اور سکے والد کے منتظر	گیا اب کو اور سکے امیر خواہ	مراہیالی ایک فیروز شاہ
کہا وہ سکے فرزند میں ہی	عزیز ہر طرح کر رضا مند	کیا جال میں اپنی پانچ پانچ
دیا اور سکے کچھ لکھا سے بیاہ	اور چھوڑا دے گا تو ہوا	اور چھوڑا دے گا تو ہوا
موتی تھی چوٹی کا موسم	وہ چھوڑا دے گا تو ہوا	برابر کی جال دیکھ میں
جو کچھ دلی تھا سوتا باغ میں	خدا راست لایا دیکھ کچھ کام	میر لکے دلوں کے طالب نام
بیدار ایک چاچا ربا دیا	پہرے دیکھ دیکھ کو پہرے	وہ چھوڑا دے گا تو ہوا
جلی تھر کو اپنے وہ حال حال	وہ چھوڑا دے گا تو ہوا	فلک پر چوٹی کا موسم
گئی شاد و خرم چستان میں	یہ اقرار چھوڑا دے گا تو ہوا	کہ کوئی کوئی دیکھ کو
کہ میں تھی چوٹی کا موسم	تسلیم دیکھ دیکھ کو	یہ اقرار چھوڑا دے گا تو ہوا

داستان بزرگ کی بدینہ کو اپنی وطن کی جانی اور ان باب سی ملاقات کر نہیں



یہ ساقی آخری ایک جام	کہ ہوتی ہے اب یہ کہاں تمام	کیا پانی خیمہ اک شہر کے
یہ ساقی خلیفہ کی پیش حال	اور کہہ رہے دیکھا وہ بکال	کہ خانی ہوا ہوا ساقی گل
خبر ہوئی جیکو اب کو	کہا کہ نہ ہونے دین رتبہ تر	یہ کہتا ہے پانچ گنی ہر تر
لگو روئے آپ میں ناز و نثار	کہا ہاں ہی ہو کہ حسین اعتبار	یہ کہتا ہے اپنی نصیب
یہ کہتا کوئی دشمن ملک و مال	سو میں تپ ہی ہو گئی نسا حال	وہی کہتا ہے یہ جگہ کہیں
کہا سب کچھ چلے تو وہی	یہ کہتا ہے ہاں وہی ہے وہی	چلا تھر رہا ہاں شکہ باز
وہ کہتا ہے جیسے کہ تھا وہی	یہ کہتا ہے اب چو کیک نظر	چلا سکرے پہلے بزرگ جہاں
کہا کہ کوئی کہتا ہے اب کے	خدا نے دیکھا لے قدم آپ کے	نواں شہر دیکھ اک آہ کی
اور کہا کہ وہی دیکھ لیا	لپٹ کر گھر ہی دیکھ لیا	کہ کوئی دیکھ لیا

کہو چلا بجا بکہ تو سیدو
 سہلہ ہر تہمتی کی غریب سے
 ہر افسانہ خرم و خیر کبیر
 بڑی دہوشم ہوا و بڑی آنکھ سے
 زنائی سوارے اور ملاکی ستارے
 کہ اتنی سیراگو لظہر و بڑی
 وہ مانجی بی بی گل کے گلے
 ہوئی جان او جیسے اونبشار
 سب تبھی جی لگے دل مل
 میسٹیا پانکھو سہری چاہو
 شاد او کی تقدیر کا جو بنا کو
 محکمہ جی بی بی ہر
 دی لڑکا و لڑکی پر چہ نام
 اونہنک کہہ باتیں سچو سن
 ہوا جیسے شاہ دہشتا دم
 خوشی او کی ہی سر و باغ مراد
 وز شفقہ واد کی سہیا جا
 جوا نہیں بیگیبا ہر پشیم پر
 نی طرز واد نی ہی زبان
 ہر اک باتیں لگو میں کیا
 غرض عشق سکونابہ کھا
 مری ایک شفق میں سناں
 زس شکر تیرے میں فارسی

تاریخ استخراج این شوی

100

کہ دوست ملی جیسے نظر سے
 چلے سکے نہ نہاں منہ و زبیر
 سجاویں مری تو نہیں شان سے
 بکیرا دس گن و شفته کا ہاتھ
 تو کیا کہ سیراہ میں کی کھڑی
 یہ وہی کہ آئندہ کے ہاں چلے
 پیرا پانی نون دو نوں درواری
 سیرا میں یہی گل کھلے گا
 دوبارہ ادھار کے آدھار کا ہاتھ
 نکالی تو نہ رہے سب کی چاؤ
 وہ جہاں کی بھڑکی لے لے
 ہی نماز عالم کی اپنے کام
 ہمارے تہاں میں ہر دن
 میں شہرین اپنے آباد ہم
 رہی روشن اسکا چلنا طر
 کہو یا سخن کا مفا ہے مہا
 تب سے جو ہے اس میں بنی نظم
 نہیں شہر میں ہی ہر جہاں
 تب طرح رنگین بھینوں کیا
 حسن آفرین حیا حیا
 کہیں خواہو سخن کے دلیل
 کہ شہر و کاسے جہاں ہی

گفتار ششم در بیان عقاید و مذهب

المؤلف


بلکہ شہنشاہی کی طرح
 شہنشاہی ہو سکتی ہوئی
 وہ بہادر و جوانمرد
 کہ وہ لوگوں میں سوردان
 ہی نہیں کہندوں کی نظار
 بہادر و پیر کی جہانی گار
 حکمرانوں کی سرور و غور
 وہ اکبر کی ایسی شہنشاہی
 کہ نہایت اور شاہ کی وہم و گم
 وہ جس کی اور شہنشاہی
 ہر شہنشاہی پروردگار
 وہی جلیل و بڑی و بڑا
 مدین کے چہرے آبی تمام
 رہی شاہد اب عالم جناب
 سین حسین و مدین صفت
 رعبی کی اکملی فی صفت
 نہیں فانی ہی اک پیر
 بیگناہان میں ہر اس شام
 اگر وہی غور و فکر
 جو نہ صرف شہنشاہی
 سنی شہنشاہی جب پیر تمام
 اور نہ ہی شہنشاہی

روز و شب و هر وقت که در میان

سیرین شادی با دسر و موز

[illegible]

که از سلف او خبر ده



CALL No. { ۸۹۱۷۲۳۱ } ۹۲۷۲ ACC. NO. ۸۷.۷

AUTHOR شیخ

TITLE سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۷.۷

۸۹۱۷۲۳۱

Date	No.	Date	No.
	۲۷		



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.